سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات 2017

(سوموار 18، منگل 19، بدھ 20، جمعرات 21، جمعتہ المبارک 22۔ستمبر 2017)

(یوم الاثنین 26، یوم الثلاثۃ 27، یوم اربعاء 28، یوم الخمیس 29، ذوالحج 1438 یوم الجمع، یکم محرم الحرام 1439ھ)

سولھویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31 (حصہ دوئم): شمارہ جات : 6 تا 10

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات

مندرجات

اکتیسواں اجلاس

سوموار، 18۔ ستمبر 2017

جلد 31: شمارہ 6

| نمبر شمار | مندرجات | | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|
| 1۔ | ایجنڈا | ------------ | 429 |
| 2۔ | تلاوت قرآن پاک وترجمہ | ------------ | 431 |
| 3۔ | نعت رسول مقبول ﷺ | ------------ | 432 |
| | سوالات (محکمہ جات بہبود آبادی، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر) | | |
| 4۔ | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات | ------------ | 433 |
| 5۔ | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) | ------------ | 480 |

| نمبر شمار | مندرجات | | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|
| 6۔ | غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات | ------------ | 504 |
| | پوائنٹ آف آرڈر | | |
| 7۔ | نشتر میڈیکل یونیورسٹی ملتان میں وینٹی لیٹرز خراب ہونے | | |
| | کی وجہ سے متعدد مریض جاں بحق (---جاری) | ------------ | 516 |
| 8۔ | کورم کی نشاندہی | ------------ | 517 |
| | **منگل، 19۔ ستمبر 2017** | | |
| | **جلد 31: شمارہ 7** | | |
| 9۔ | ایجنڈا | ------------ | 521 |
| 10۔ | تلاوت قرآن پاک وترجمہ | ------------ | 523 |
| 11۔ | نعت رسول مقبول ﷺ | ------------ | 524 |
| | سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ) | | |
| 12۔ | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات | ------------ | 525 |
| 13۔ | کورم کی نشاندہی | ------------ | 528 |
| 14۔ | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) | ------------ | 529 |

| | | |
|---|---|---|
| 15۔ | غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ | 572 |

## بدھ، 20۔ ستمبر 2017

### جلد 31: شمارہ 8

| | | |
|---|---|---|
| 16۔ | ایجنڈا ------------ | 595 |
| 17۔ | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ | 599 |
| 18۔ | نعت رسول مقبول ﷺ ------------ | 600 |
| | سوالات (محکمہ داخلہ) | |
| 19۔ | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ | 601 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 20۔ | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ | 640 |
| 21۔ | غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ | 643 |
| | **تحاریک استحقاق** | |
| 22۔ | (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------ | 650 |
| | **تحاریک التوائے کار** | |
| 23۔ | ناکہ بندی اور فول پروف پٹرولنگ سسٹم کے باوجود موٹر سائیکل چھیننے اور چوری کی وارداتوں میں ریکارڈ اضافہ ------------ | 651 |
| 24۔ | لاہور سمیت دیگر بڑے شہروں کے سیف سٹی منصوبے کی پیشکش بدنام زمانہ چینی کمپنی زیڈ ٹی ای کو جمع کرانے کی اجازت کا انکشاف ------------ | 653 |
| | رپورٹیں (میعاد میں توسیع) | |
| 25۔ | تحاریک التوائے کار نمبر 14/237،15/728، نشان زدہ سوالات نمبر 2401، 4437 اور زیرو آر نوٹس نمبر 197 کے بارے میں مجلس قائمہ | |

| | | |
|---|---|---|
| | برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ | 655 |
| 26۔ | نشان زدہ سوالات نمبر 4، 2477، 3254، 6950، 6960، 7991، 7995 اور غیر نشان زدہ سوالات نمبر 407، 596، 718 اور 1245 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ | 657 |
| 27۔ | نشان زدہ سوال نمبر 6669 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی وتوانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ | 658 |
| 28۔ | نشان زدہ سوال نمبر 8531 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ | 659 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | **سرکاری کارروائی** | |
| | رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں) | |
| 29۔ | آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) حکومت پنجاب بابت سال 16-2015 کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------ | 660 |
| 30۔ | کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------ | 660 |
| 31۔ | جوڈیشل اکیڈمی پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 2009 تا 2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------ | 660 |

| | | |
|---|---|---|
| -32 | پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 13-2012 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ---------- | 661 |
| | **قاعدہ 127 کے تحت تحریک** | |
| | آرڈیننسز (میعاد میں توسیع) | |
| -33 | آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننسوں میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک قراردادیں ---------- | 661 |
| -34 | آرڈیننس (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017 ---------- | 662 |
| -35 | آرڈیننس (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2017 ---------- | 663 |
| -36 | آرڈیننس تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 ---------- | 664 |
| | **مسودات قانون** (جو زیر غور لائے گئے) | |
| -37 | مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر 2017 ---------- | 665 |
| -38 | مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا اور نادار بچے پنجاب 2017 ---------- | 670 |

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| -39 | مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی 2017 ---------- | 674 |
| -40 | مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی 2017 ---------- | 679 |
| -41 | مسودہ قانون نشتر میڈیکل یونیورسٹی 2017 ---------- | 682 |
| | **زیرو آر نوٹس** | |
| -42 | چیئرمین شیخ زید گریجویٹ انسٹیٹیوٹ کی جانب سے ایم ڈی، ایم ایس پارٹ I، II کے طلباء کو یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے امتحان میں شامل ہونے کا حکم ---------- | 685 |

## جمعرات، 21- ستمبر 2017

### جلد 31: شمارہ 9


| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 43- | ایجنڈا | 689 |
| 44- | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ | 691 |
| 45- | نعت رسول مقبول ﷺ | 692 |
| | سوالات (محکمہ جات لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور ہائر ایجوکیشن) | |
| 46- | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات | 693 |
| 47- | نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) | 715 |
| 48- | غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات | 727 |
| | پوائنٹ آف آرڈر | |
| 49- | واں بھچراں اور موسیٰ خیل (میانوالی) کے منظور شدہ بوائز ڈگری کالج کی تعمیر میں تاخیر | 731 |
| 50- | نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن لیہ کیمپس کی ڈگری کو تسلیم کرنے کا مطالبہ | 731 |
| | توجہ دلاؤ نوٹس | |
| 51- | (کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) | 732 |
| | تحاریک استحقاق | |
| 52- | (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) | 732 |
| | پوائنٹ آف آرڈر | |
| 53- | مہنگائی کے حوالے سے پیش کی گئی تحریک التوائے کار | |

کاایوان میں جواب دینے کا مطالبہ ------------ 732

54- کورم کی نشاندہی ------------ 735

## جمعتہ المبارک، 22- ستمبر 2017

### جلد 31: شمارہ 10

55- ایجنڈا ------------ 739

56- تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 741

57- نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 742

سوالات (محکمہ جات داخلہ، سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

58- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 743

59- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 783

60- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 809

تحاریک استحقاق

61- ڈی ایس پی میلسی کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ ------------ 823

62- ڈی ایس پی یزمان اور ڈی پی او بہاولپور کا معزز ممبر اسمبلی
کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ (--- جاری) ------------ 824

تحاریک التوائے کار

63- صوبہ میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی ادویات
ان کے گھر پہنچانے میں تاخیر ------------ 826

| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | رپورٹیں (جو پیش ہوئیں) | |
| 64- | این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد کی مانیٹرنگ رپورٹیں بابت | |

جولائی 2012 تا جون 2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------ 827
65۔ کورم کی نشاندہی ------------ 827
66۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------ 828
67۔ انڈکس

429

# ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ 18- ستمبر 2017

### تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

### سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

### نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

## توجہ دلاؤ نوٹس

## سرکاری کارروائی

### (اے) رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) برائے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

**ایک وزیر** حکومت پنجاب کی آڈٹ رپورٹ سول (اخراجات) برائے سال 16-2015 کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ کمیشن برائے مقام نسواں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھی جائے گی۔

**ایک وزیر** کمیشن برائے مقام نسواں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 10-2009، 11-2010، 12-2011، 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

**ایک وزیر** پنجاب جوڈیشل اکیڈمی کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 10-2009، 11-2010، 12-2011، 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال13-2012ایوان کی میز پر رکھی جائے گی۔

**ایک وزیر** پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال13-2012ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(درج بالا رپورٹوں کی نقول مورخہ 14۔ستمبر2017کو مہیا کر دی گئی ہیں)

430

## (بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ **مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر2017**(مسودہ قانون نمبر15بابت2017)

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر2017منظور کیا جائے۔

2۔ **مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب2017**(مسودہ قانون نمبر17بابت2017)

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے سہارا و نادار بچگان پنجاب2017منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی پنجاب2017**(مسودہ قانون نمبر13بابت2017)

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی2017منظور کیا جائے۔

4۔ **مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی2017**(مسودہ قانون نمبر12بابت2017)

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی2017، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راولپنڈی میڈیکل یونیورسٹی2017منظور کیا جائے۔

431

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## سولھویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

### سوموار، 18- ستمبر 2017

### (یوم الاثنین، 26- ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 24 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ
يَنفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ
لَا يَفْقَهُونَ ﴿٧﴾ يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ
الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ
وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨﴾

**سورة المنافقون آیات 7 تا 8**

یہی ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس (رہتے) ہیں ان پر (کچھ) خرچ نہ کرو۔ یہاں تک کہ یہ (خود بخود) بھاگ جائیں۔ حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے (7) کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینے پہنچے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال باہر کریں گے۔ حالانکہ عزت اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی اور مومنوں کی لیکن منافق نہیں جانتے (8)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

## نعت رسولِ مقبول ﷺ

رحمت دوجہاں حامی بے کساں شاہِ کون ومکاں وہ کہاں میں کہاں
سرور سروراں رہبر رہبراں تاجدارِ شہاں وہ کہاں میں کہاں
ان کی خوشبو سے مہکے چمن در چمن، تذکرے آپؐ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی، تاروں کی روشنی، ان کے رخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں
مہ لقا، دلکشا، خوش نوا، خوش ادا، راہنما، پیشوا، مجتبیٰ، مصطفیٰؐ
جملہ بھوبیاں ان گنت خوبیاں، میری قاصر زباں وہ کہاں میں کہاں
عاشقوں کے لئے طور سینہ بنا،ان کے قدموں سے یثرب مدینہ بنا
وہ بلائیں مجھے یاد آئیں مجھے تو اڑ کے پہنچوں وہاں وہ کہاں میں کہاں

## سوالات

(محکمہ جات بہبود آبادی، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر تقریباً 38،39 سوال ہیں تو میری تمام ایوان سے یہ گزارش ہو گی کہ سوال کے جواب پر تقریر کی اجازت نہیں ہو گی، دوسرا جو صاحب موجود ہوں گے ان کا نام اگر پہلے پکارا جائے گا تو اس کے بعد انتظار نہیں کیا جائے گا اور وقفہ سوالات کے دوران، میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ میں سے کوئی صاحب بھی پوائنٹ آف آرڈر نہ لے جس طرح کہ ہمارا پہلے فیصلہ ہوا ہے۔

اب جمعرات سے جو 14۔ستمبر 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء نشان زدہ سوالات ہیں ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ محکمہ بہبود آبادی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے اور اس پر کسی صورت بھی بحث نہیں ہو گی۔ جی، بسم اللہ، یہ پہلا سوال نمبر 8593 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8871 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ! سوال نمبر بولئے گا۔

(اذان عصر)

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر: سوال نمبر 8983 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### ضلع فیصل آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے ملازمین اور دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*8983: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں اور اس کے کتنے سنٹر اور موبائل یونٹ و دیگر ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) اس محکمہ کے اس ضلع کے سال16-2015اور17-2016کے اخراجات مد وار بتائیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کتنی ایمبولینس ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں مزید کتنے ملازمین اور سنٹر کی ضرورت ہے اور یہ کب تک فراہم کر دیئے جائیں گے؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع فیصل آباد میں اس وقت ایک ضلعی دفتر، 6 تحصیل آفس، 6 فیملی ہیلتھ کلینک، 6 فیملی ہیلتھ موبائل یونٹ (تاحال نان فنکشنل) اور 87 فلاحی مراکز بہبودِ آبادی کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل (Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع فیصل آباد کے ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار تفصیل (Flag-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع فیصل آباد میں سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات کی مد وار تفصیل (Flag-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع فیصل آباد میں اس وقت 6 ایمبولینس ہیں۔

(ہ) ضلع فیصل آباد کی آبادی اِس وقت تقریباً اسی لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے اور اِس میں 289 یونین کونسلز ہیں جبکہ فلاحی مراکز بہبودِ آبادی کی تعداد صرف 87 ہے۔ عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لئے ہر یونین کونسل میں بہبودِ آبادی کا فلاحی مرکز قائم ہونا چاہئے جبکہ ایک فلاحی مرکز میں پانچ ملازمین کام کرتے ہیں۔ اِس وقت ضلع فیصل آباد میں قائم محکمہ کے فلاحی مراکز کی منظور شدہ اسامیوں میں سے 170 اسامیاں خالی ہیں۔ اِن اسامیوں کو پُر کرنے اور نئے مراکز کے قیام کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) سے جو انہوں نے financial details مجھے دی ہیں اس میں سے پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے allowances کی بات کی ہے کہ

55 ملین ایک سال میں اور 38 ملین ایک سال میں allowances دیئے گئے ہیں۔ مہربانی کرکے ذرا بتا دیں کہ یہ کس کس مد میں allowances دیئے گئے ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ گھریلو الاؤنسز وغیرہ جو ہوتے ہیں یہ ان کی pay کے اندر ہی اس کا حصہ ہوتے ہیں جس کے ساتھ ہی جایا جاتا ہے۔ Salary کا ایک package جو بنتا ہے اس کے اندر جو allowances ہیں یہ وہ allowances included ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! Transportation اور Travelling کی مد میں چار ملین انہوں نے الگ سے کیوں show کیا ہوا ہے اگر یہ Transportation اور Travelling وغیرہ سب اس allowance کا part ہے۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! کسی scope of work کے لئے کسی کو ڈیپارٹمنٹ کے کام کے لئے علیحدہ سے travel کرنا پڑتا ہے تو اس کو جو علیٰحدہ TA allowances دیئے جاتے ہیں یہ اس کے سلسلہ میں علیٰحدہ show کئے گئے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے بتایا ہے کہ 87 سنٹرز کام کر رہے ہیں جبکہ فیصل آباد ڈسٹرکٹ کی ٹوٹل یونین کونسلز 289 ہیں اور according to law and policy ہر یونین کونسل کے اندر محکمہ بہبود آبادی کا ایک سنٹر ہونا چاہئے تو اس کا مطلب ہے کہ محکمہ یہ خود تسلیم کرتا ہے کہ ہمارے پاس ضلع کے اندر 202 سنٹرز کم ہیں، کیا وجوہات ہیں کہ 202 سنٹرز کم ہیں اور یہ کب تک complete کر دیئے جائیں گے؟ (شور وغل)

جناب سپیکر: دیکھیں! دوران وقفہ سوالات کسی منسٹر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری کو جو جواب دے رہے ہیں اس میں کوئی مداخلت نہیں کرے گا اور ان کو busy نہیں کرے گا، Be careful

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! محکمہ نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ضلع فیصل آباد میں 202 سنٹر کم ہیں، کیا وجوہات ہیں کہ یہ 202 سنٹر کم ہیں اور یہ کب تک complete کر دیئے جائیں گے؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! اس طرح ہے کہ یہ جو ضلع کے اندر 202 سنٹرز کم ہیں اس کے لئے LHW programme منسٹری آف ہیلتھ کے ساتھ چل رہا ہے، LHW ان ایریاز کو cover کر رہے ہیں۔ ایسا نہیں کہ فیصل آباد میں کوئی uncovered area ہے جہاں پر فیملی پلاننگ سروسز مہیا نہیں کی جا رہیں۔ یہ صرف یہ ہے کہ یونین کونسلز میں ڈیپارٹمنٹ فیملی پلاننگ سروسز deliver کرنے کے لئے جو specially associated ہے وہ directly ان یونین کونسلز میں موجود نہیں ہے۔ ہمارا ایک پروگرام expansion کا under consideration ہے جو پی اینڈ ڈی میں پڑا ہوا ہے، جلد ہی اگر اس کے اندر سے 400 جو گورنمنٹ نے سنٹرز cap کئے ہیں اگر اس کی اجازت مل جاتی ہے تو وہ expansion accordingly ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ آپ ہیں، اجازت ذرا جلدی دلوا دیں، مہربانی کر دیں۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! انشاءاللہ۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 9133 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## پاپولیشن انوویشن کے سربراہ کی قابلیت، تنخواہ اور دیگر مراعات سے متعلقہ تفصیلات

*9133: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ میں پاپولیشن انوویشن فنڈ قائم کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس فنڈ کے قیام کے اغراض و مقاصد اور اس کی ہیت ترکیبی کیا ہے؟

(ج) اس فنڈ کا ہیڈ کسے بنایا گیا ہے ان کی قابلیت / کوالیفکیشن کیا ہے ان کو تنخواہ / مشاہرہ کی مد میں کتنی رقم کی ادائیگی کی جاتی ہیں علاوہ ازیں کون کون سی مراعات حاصل ہیں قواعد کے مطابق اس عہدے کے لئے کیا معیار مقرر کیا گیا ہے؟

(د) اس فنڈ کے لئے کتنی رقم رکھی گئی تھی اور کتنی رقم مہیا کی گئی ہے اس کا آج تک کیا تصرف کیا گیا ہے؟

(ہ) پاپولیشن انوویشن فنڈ کے قیام سے آج تک کیا فرائض سرانجام دیئے ہیں، تفصیلات پیش کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ ایک خود مختار ادارہ کمپنیز آرڈیننس 1984 کی شق 42 کے تحت اکتوبر 2016 میں معرض وجود میں آیا ہے یہ ایک بلا منافع ادارہ ہے۔

(ب) اس ادارہ کو قائم کرنے کا بنیادی مقصد فیملی پلاننگ کی سہولیات کو مختلف سطحوں پر فروغ دینا ہے۔ یہ پراجیکٹ پنجاب میں 55 فیصد مانع حمل ادویات کے استعمال کی شرح (CPR) کے ہدف کو حاصل کرنے میں معاون ثابت ہو گا اس لئے PPIF مالیاتی، قانونی اور انتظامی طور خود مختار ادارہ بنایا گیا ہے۔ اس کا قیام ترقی یافتہ پنجاب لائحہ عمل کے اہداف کا ساتھ دینا ہے اور آبادی کے شعبے میں بہتری کے لئے مختلف شعبوں کے ساتھ کام کرنا ہے۔

فنڈ کے مقاصد:

فنڈ کا مقصد پنجاب کے دیہی، غریب اور سہولتوں کے عدم فراہمی والے علاقوں میں فیملی پلاننگ کی خدمات کو مزید بڑھانا اور فیملی پلاننگ خدمات کو بہتر کرنا ہے۔ یہ فنڈ سرکاری، غیر سرکاری اور پرائیویٹ اداروں کی جدت والے اور نتیجہ آمیز پروگراموں کی مالی امداد کرے گا جس سے PWD اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے کام کو بھی تقویت اور فیملی پلاننگ خدمات کو فروغ ملے گا اور یہ آنے والے سالوں میں تعلقات عامہ میں جدت کو فروغ دے گا۔ خصوصاً جس میں نوجوان اور مرد شامل ہیں۔

ہیت ترکیبی:

PPIFکا بورڈ آف ڈائریکٹرز چیف منسٹر پنجاب منتخب کرتے ہیں جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔

1. ڈاکٹر اعجاز نبی
2. مخدوم ہاشم جوان بخت
3. ڈاکٹر نعیم الدین میاں
4. پروفیسر ڈاکٹر محمد طیب
5. جناب فیصل فرید
6. ڈاکٹر نوید حامد
7. ڈاکٹر علی چیمہ
8. محترمہ شاہیمہ رحمٰن
9. سیکرٹری پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب
10. سپیشل سیکرٹری فنانس گورنمنٹ آف پنجاب
11. سیکرٹری پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب
12. سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب
13. ممبر ہیلتھ پی اینڈ ڈی بورڈ گورنمنٹ آف پنجاب

(ج) جواد احمد قریشی صاحب PPIFکے چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں، ان کے پاس بزنس مینجمنٹ میں پوسٹ گریجویٹ کی ڈگری ہے اور 20 سال کے تجربہ کے حامل ہیں۔ PPIFسے پہلے وہ TEVTA میں بطور چیف آپریٹنگ آفیسر کام کر رہے تھے۔ PPIFمیں ان کی تنخواہ سات لاکھ روپے ہے اور دیگر مراعات میں کمپنی کی طرف سے گاڑی شامل ہے۔ ان کی تعیناتی قواعد وضوابط کے تحت عمل میں لائی گئی ہے۔

(د) PPIFکو قائم اور قابل عمل بنانے کے لئے 200 ملین روپے سال 17-2016 میں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام سے ادا کئے تھے۔ اب تک 27.17 ملین روپے جس میں ملازمین کی تنخواہیں آفس رینٹ اور دیگر اخراجات شامل ہیں ادا ہو چکے ہیں۔ مزید برآں سال 18-2017 کے لئے 250 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ہ) PPIFکے قیام سے آج تک مندرجہ ذیل فرائض انجام دیئے جا چکے ہیں،

1. کمپنی کے صف اول کی مینجمنٹ کی Hiring اور الگ آفس کا قیام۔
2. PPIF نے اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے پالیسی دستاویزات جن میں Financial Manual, HR Manual, Implementation Plan, M & E Framework, Grants Manual شامل ہیں منظور کروا لئے ہیں۔ نیز بجٹ 18-2017 بھی منظور کروالیا ہے۔
3. انکم ٹیکس اور پنجاب ریونیو اتھارٹی کی رجسٹریشن کے متعلق ساری کارروائی مکمل کر لی ہے۔
4. PPRA رولز کے تحت جن اداروں نے جدت والے پراجیکٹس دیئے تھے۔ ان کو منتخب کر لیا گیا ہے۔ کل 33 اداروں کے درمیان مقابلہ تھا جن میں سے تین حتمی طور پر منتخب ہوئے ہیں ان اداروں میں HANDS اور Akhtar Hameed Khan Resource Centre, University of Punjab (ISCS) شامل ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال، کون سے جز پر جائیں گے؟ مجھے بتا دیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! پہلے اور دوسرے میں۔

جناب سپیکر: پہلا اور دوسرا تو کوئی نہیں ہے۔ (الف، ب، ج) ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال کے جواب جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ "پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈ ایک خود مختار ادارہ کمپنیز آرڈیننس 1984 کی شق 42 کے تحت اکتوبر 2016 میں معرض وجود میں آیا ہے۔ یہ ایک بلا منافع ادارہ ہے۔"

جناب سپیکر! میں یہ سوال کرتا ہوں کہ یہ PPIF اپنے قیام سے اب تک ½4۔ ارب روپے کے اخراجات کر چکا ہے۔ کیا اس نے کوئی کام بھی کیا ہے یا صرف ½4۔ ارب روپے کا بجٹ ہی لیا ہے؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! اس میں بڑا clearly لکھا گیا ہے کہ پہلے سال last year اس کی allocation 200 million rupees یعنی کہ 20 کروڑ روپے تھی اور اس میں سے انہوں نے صرف 27.17 ملین روپے خرچ کئے ہیں جو کہ تقریباً 2 کروڑ 71 لاکھ روپیہ بنتا ہے اور اس سال اس کی allocation 250 million rupees ہے جو کہ تقریباً 25 کروڑ روپیہ بنتا ہے۔ ابھی تک اس نے جو کام کیا ہے، ان کی تمام hiring تقریباً almost complete ہو چکی ہوئی ہے اور اس hiring کے بعد انہوں

نے اپنے modules of plan جو ہیں، financial manuals جو ہیں وہ اپنے complete کر لئے ہیں۔ اس سال ابھی اس کے اندر نہیں کر سکے، انہوں نے چند ایک جگہوں پر جو کہ uncovered areas by the Health Department department as well as by the تھے جہاں پر فیملی پلاننگ سروسز کے حوالے سے LHW's کی بھی کوئی coverage نہیں تھی اور نہ کہ پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ کی coverage تھی۔ ان ایریاز کے اندر این جی اوز کو engage کر کے وہاں پر فیملی پلاننگ سروسز کی delivery start کی ہے۔ یہ ان کا pilot project ہے، اس کو overall پنجاب کے expand کرنا چاہ رہے ہیں جس کے بارے میں mapping چل رہی ہے تا کہ پتا چلے کہ جو coverage area سے باہر ہیں وہاں پر این جی اوز اور private sector کو درمیان میں involve کر کے اس پر کوئی فیملی پلاننگ سروسز deliver کی جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: انہوں نے جو ایک نشاندہی کی ہے کہ اربوں روپے کے اخراجات وہاں ہو گئے ہیں۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! اربوں روپے نہیں۔ پہلے سال کی allocation 200 million یعنی کہ 20 کروڑ روپے تھی جس میں سے صرف 2 کروڑ 71 لاکھ روپے expenditure ہوا ہے۔ دوسرے سال کی allocation 250 million یعنی کہ 25 کروڑ روپے تھی جس کے بارے میں، میں نے ابھی بتایا ہے کہ یہ پروگرام انہوں نے start کیا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! یہ میں نے بھی پڑھا ہے لیکن یہ میرا سوال ہے کہ 200۔ ارب پچھلے مالی سال میں۔۔۔

جناب سپیکر: 200۔ ارب؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! نہیں۔ 200 ملین۔ اس سال 250 ملین رکھے گئے ہیں۔ کیا 27 ملین روپے صرف تنخواہوں، آفس رینٹ میں خرچ کئے گئے ہیں اور جو اس محکمے کا اصل کام تھا، جو اس میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ:

"ترقی یافتہ پنجاب لائحہ عمل کے اہداف کو پورا کرنے کے لئے اور آبادی کے شعبہ میں بہتری کے لئے ہم مختلف شعبوں میں کام کریں گے۔"

کیا صرف تنخواہوں کے ساتھ ایک سال گزار دیا گیا؟ آج تقریباً گیارہ ماہ تو ہو چکے ہیں، گیارہ ماہ میں صرف تنخواہیں دے دی گئی ہیں، باقی محکمے کا کام تو کچھ بھی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: چلیں، پوچھتے ہیں۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! 2012 میں فیملی پلاننگ summit ہوئی تھی جس میں پنجاب گورنمنٹ اور پاکستان گورنمنٹ نے لندن میں چند commitments کی تھیں کہ ہم یہ services provide کریں گے جس کا سب سے important indicator CPR 55 percent in Punjab تھا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کے تحت PPIF کو شامل کیا تاکہ پرائیویٹ سیکٹر کو اس میں involve کر کے فیملی پلاننگ سروسز کو اور بہتر طریقے سے expand کیا جا سکے۔ جہاں تک معزز ممبر کا سوال ہے یہ بالکل صحیح ہے کہ پچھلے سال 27.17 ملین روپے کے جو expenditure ہوئے ہیں وہ صرف تنخواہوں، انہوں نے جو اپنے آپ کو locate کیا، دفاتر اور انہوں نے جو hiring کی ہے یہ اس کا خرچہ ہے۔ اس سال ان کے Chief Operating Officer کی hiring complete ہو گئی ہے۔ میں نے جس طرح پہلے عرض کیا ہے کہ جو پروگرام انہوں نے start کئے ہیں جو non covered areas by the Health Department department as well as by the وہ ان areas میں اپنا focus رکھ کر چونکہ ان کا بڑا vibrant قسم کا بورڈ ہے جس نے اس سارے کو take up کر کے چھوٹے لیول پر دو تین پراجیکٹس کئے ہیں اور expect کرتے ہیں کہ future میں وہ expand ہو جائیں گے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ کا یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس سوال پر میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: .No Sir جنہوں نے سوال دیا ہے ادھر سے ضمنی سوال آ رہا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب پڑھے لکھے منسٹر ہیں اور سارا کچھ جانتے بھی ہیں لیکن مجھے تو لگتا ہے کہ یہ صرف بیوروکریسی کا کھاؤ پیو پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: کس کا؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! بیوروکریسی کا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسے الزام لگانے کی بات اچھی نہیں ہوتی۔ اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے تو میں بھی پوچھتا ہوں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ 27 ملین روپے تنخواہوں اور ہاؤس رینٹ پر خرچ کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات کا جواب پوچھ لیتے ہیں لیکن آپ ذرا تھوڑا سا احتیاط کریں۔ میرے بھائی! ایسے الزام لگانا ٹھیک نہیں ہوتا۔ جی، ڈاکٹر صاحب! آپ اس میں کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! میں صرف یہی کہنا چاہ رہا ہوں کہ جب بھی کوئی ادارہ قائم ہوتا ہے تو پہلے سال اسے اپنا structure, infrastructure اور ان چیزوں کو بنانے کے لئے کچھ ٹائم درکار ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح معزز ممبر نے public money سے expenditure کا ذکر کیا ہے ان کا بالکل valid point ہے لیکن ابھی یہ directly under the administrative control of Population Department نہیں ہے بلکہ for the next three years اس کا پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے پاس administrative control رہے گا۔ 2020 میں پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ اسے take up کرے گا لیکن اس سے پہلے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ اس کی تمام تر چیزوں کو look after کر رہا ہے۔ پاپولیشن سیکرٹری اس بورڈ کی ممبر ہیں اور ساتھ ساتھ ہر جگہ پر ان کو تنبیہہ بھی کی جاتی ہے کہ اپنے plans اور باقی چیزیں لے کر آئیں۔ انہوں نے دوبارہ بھی نئے innovative ideas کے لئے float کیا ہے جو یہ PPIF کے through implement کر سکیں۔

جناب سپیکر: چلیں شاباش۔ ثاقب خورشید صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 9245 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## صوبہ میں فیملی پلاننگ ورکر کی بھرتی اور سنٹر کھولنے سے متعلقہ تفصیلات

*9245: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی جانب سے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک منصوبہ Expansion of Family welfare centres and introduction of community based family planning workers 2014-18 کی منظوری دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کے مطابق پنجاب کے 22 اضلاع میں 2018 تک ایک ہزار فلاحی مراکز welfare centres قائم کئے جانے تھے اور 1200 کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز بھرتی ہونی تھیں اگر ایسا ہے تو اب تک کتنے سنٹر قائم کئے گئے ہیں اور کتنی کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز بھرتی کی گئی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کی افادیت جانچنے کے لئے Punjab Economics Research Institute سے منصوبہ کی Mid Term Evaluation بھی کروائی گئی تھی جس کی رپورٹ کے مطابق یہ منصوبہ دیہی علاقوں میں فیملی پلاننگ کے حوالے سے مثبت کردار ادا کر رہا ہے اور لوگوں میں آگاہی کا عمل بھی دیکھنے میں آیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کے شروع ہونے سے عوام الناس کو حکومت کے وژن کے مطابق ان کے گھروں کے قریب مفت علاج اور مشورے کی سہولت میسر آنا شروع ہو گئی تھی اور اس منصوبہ کے روبہ عمل آنے سے اس شعبہ میں کام کرنے والی این جی اوز کا کاروبار ٹھپ ہونا شروع ہو گیا تھا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوامی فلاح کے اس منصوبہ کو پی اینڈ ڈی کی ممبر ہیلتھ کی مخالفت کی بناء پر تکمیل سے قبل ختم کر دیا گیا ہے اس کو توسیع دینے کی بجائے پی اینڈ ڈی کے منظور شدہ منصوبہ کو ADP کے جاری منصوبہ جات میں شامل نہیں کیا گیا اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ پی اینڈ ڈی کی ممبر ہیلتھ اس عہدہ سے قبل NGOs سے وابستہ رہی ہیں ممبر ہیلتھ کب سے اس عہدہ پر تعینات ہیں، ان کی تنخواہ اور مراعات کی تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے حکومتِ پنجاب کی طرف سے اس منصوبے (18-2014) کی منظوری پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی (PDWP) نے 2۔جنوری 2015 کو دی تھی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ اس منصوبے کے مطابق ایک ہزار فلاحی مراکز 22 اضلاع میں کھولے جانے تھے اور 1200 کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز 13 اضلاع میں رکھی جانی تھیں۔ اس وقت تک اس منصوبے کے تحت 600 فلاحی مراکز 22 اضلاع میں قائم ہو چکے ہیں اور 13 اضلاع میں 652 کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز بھرتی ہو چکی ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔ پنجاب اکنامکس ریسرچ انسٹیٹیوٹ (PERI) کی رپورٹ کے مطابق اس منصوبے نے عوام کو خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات پہنچانے میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے حکومت نے عوام الناس کی سہولت کی خاطر یہ 600 مراکز ایسی جگہوں پر منظور کئے جہاں خاندانی منصوبہ بندی سے متعلقہ سہولیات پہلے سے میسر نہ تھیں لہٰذا اس منصوبہ کے روبہ عمل آنے سے اس شعبے میں کام کرنے والی این جی اوز کے متاثر ہونے کا امکان بہت کم ہے۔

(ہ) اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ پی اینڈ ڈی کی ممبر ہیلتھ نے متعدد ریویو میٹنگز کے دوران اس منصوبے کی افادیت کے متعلق اپنے تحفظات کا اظہار کیا۔ مزید برآں 16۔مارچ 2017 کو ریویو میٹنگ میں انہوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا کہ اس منصوبہ کو کیپ (Cap) کر دیا جائے کیونکہ ان کی رائے کے مطابق اس منصوبہ کے بہبودِ آبادی پر محدود اثرات مرتب ہوئے ہیں تاہم حتمی طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ PERI جو کہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کا ذیلی ادارہ ہے اس کی Mid Term Evaluation Report کی روشنی میں اس کے مستقبل کا فیصلہ کیا جائے گا۔

PERIکی رپورٹ نے 10-مارچ 2017 میں اس منصوبہ کو مثبت قرار دیا لہٰذا اس رپورٹ کی روشنی میں محکمہ نے مالی سال 18-2017 میں 1229.180 ملین کا تخمینہ لگایا جس میں پہلے سے قائم شدہ 600 فلاحی مراکز اور 900 کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز کے اخراجات کے علاوہ 200 نئے فلاحی مراکز کا قیام اور 300 نئی کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز کی بھرتی بھی شامل تھی لیکن پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے ہیلتھ سیکشن کی زبانی ہدایات کی روشنی میں PERIکی مثبت رپورٹ کے باوجود یہ فیصلہ کیا گیا کہ مزید نئے سنٹر قائم نہ کئے جائیں اور نہ ہی مزید CBFPWs کی بھرتی کی جائے اور موجودہ 600 فلاحی مراکز اور 900 کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز کی سرگرمیوں(activities) کو ہی مالی سال 18-2017 میں جاری رکھا جائے۔

(و) یہ محکمہ سے متعلق نہیں ہے اس سلسلہ میں معلومات پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! محکمہ کے جواب کے مطابق مزید نئے فلاحی مرکز کے قیام کے لئے PERIکی مثبت رپورٹ کے باوجود عوامی فلاح کے اس منصوبے کو جو ایک طرف بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے اور دوسری طرف ان منصوبوں کے ذریعے روزگار کے مواقع پیدا کرتا ہے---

جناب سپیکر: آپ نے فرمایا ہے کہ جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔ اب آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ ضمنی سوال کریں تاکہ میں ان سے جواب بھی پوچھوں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کر رہا ہوں کہ وہ کون سی نادیدہ قوتیں ہیں جو ان منصوبوں کو سبوتاژ کر رہی ہیں اور ان کا اصل مقصد کن اداروں کو فائدہ پہنچانا ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بڑا اہم سوال کیا ہے اور انہوں نے بالکل صحیح جانب point out کیا ہے۔ 15-2014 کے اندر Family Expansion of Welfare Centre and Introduction of Community-based Family Planning

Workers کا ایک بہت اچھا پروگرام شروع کیا تھا۔ اس کے اندر 1000 سنٹرز کی expansion ہونی تھی لیکن 600 سنٹرز کی expansion کے بعد اسے third party validation کے لئے cap کر دیا گیا۔ پی اینڈ ڈی کا ایک ذیلی ادارہ Punjab Economic Research Institute ہے جس نے اس کے بارے میں اس کی Mid-term Evaluation اور third party validation کی اور اس نے اس کی coverage اور اس کی services delivery کے حوالے سے بڑے positive effects بتائے لیکن چند ایک وجوہات کی وجہ سے یہ ابھی تک

پی اینڈ ڈی میں cap ہے۔ ہماری جو نئی سیکرٹری صاحبہ آئی ہیں انہوں نے بھی اسے take up کیا ہے اور میں نے بھی اپنے level پر کیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کی expansion کے لئے ہمیں جو allocation دی گئی ہے اسے جلد از جلد کریں اور convince کرنے کے لئے ہمارا پی اینڈ ڈی کے ساتھ جلدی consultative session ہے اور امید ہے کہ ہمیں یہ اجازت دے دی جائے گی۔

جناب سپیکر: امید نہیں۔ آپ positive بات کریں۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! اگر ہمارے end پر ہو تو ہم positive ہیں کہ ہم نے کرنا ہے اور ہم اسی لئے fight کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی پوری طرح پیروی کریں اور پھر ہمیں بھی بتائیں۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! محکمہ کا جواب تو منسٹر صاحب نے دے دیا ہے لیکن میری گزارش قائم ہے کہ اس منصوبہ کو پی اینڈ ڈی کے ہیلتھ سیکشن نے زبانی احکامات پر روکا ہے۔ کیا اسمبلی کے منظور شدہ منصوبہ کو کسی فرد کے زبانی احکامات پر ختم کیا جا سکتا ہے؟ کیا یہ اس ایوان کی توہین نہیں ہے؟

جناب سپیکر: نعوذ باللہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ایسی بات نہ کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

**MR SPEAKER:** No supplementary on it. Thank you very much my dear uncle and MPA also

آپ کی بڑی مہربانی۔ اب آگے چلیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سانوں وی موقع دے دیا کرو۔

جناب سپیکر: میں آپ کو موقع تو دے دوں لیکن آپ مجھے کچھ اور کام بھی کرنے دیں۔ آپ کا احترام اپنی جگہ پر لیکن اب تو وہ سوال ختم ہو گیا ہے اور ابھی منسٹر صاحب بھی جا رہے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا انتہائی اہم ضمنی سوال تھا۔

جناب سپیکر: آپ میرے بزرگ ہیں۔ جی، ضمنی سوال کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9245 کے جز(و) اور (ہ) پر میرے دو ضمنی سوال ہوں گے۔

جناب سپیکر: آپ ایک ضمنی سوال کر لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ کی direction پر ایک فلاحی منصوبہ جاری ہوا، قائم ہوا، وہ ADP میں آیا پی اینڈ ڈی میں آیا وہ منظور ہوا اور پھر اسے اسمبلی نے پاس کیا۔ پھر اس پر پی اینڈ ڈی کے شعبہ PERI سے Evaluation Report مانگی گئی تو اس نے بھی مثبت رپورٹ دی لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے کہ چڑیاں مر جاؤ چڑیاں جی پاؤ زبانی کہہ کر اسے بند کرا دیا۔ یہ کیا بات ہوئی؟

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب کی بات سنتے ہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! معزز ممبر دوسرا ضمنی سوال بھی بتا دیں تو میں اکٹھا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: بس ایک ہی کافی ہے۔ آپ ایک ہی کا جواب دے دیں اور یہ آخری سوال ہو گا۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! ان کی بات بالکل صحیح ہے۔ یہ بند نہیں کیا گیا اور نہ ہی زبانی احکامات پر کیا گیا ہے بلکہ انہوں نے وقتی طور پر اس کی expansion کو صرف evaluation کے ساتھ link کر دیا ہے کہ جو Evaluation Report آئے گی جو third party validation report آئے گی ان رپورٹس کے مطابق expansion آگے جائے گی۔ جو رپورٹ انہوں نے اپنے ذیلی ادارے Punjab Economic Research Institute(PERI) سے کرائی ہے اس کے

مطابق ان areas میں جہاں یہ expansion programme گیا تھا بڑے positive indicators آئے ہیں۔ جیسے میں پہلے consultative session کا عرض کر چکا ہوں کہ محکمہ کے ایجنڈے پر top list پر یہ expansion ہے۔ ڈیپارٹمنٹ چاہتا ہے کہ ان 400 سنٹرز کی expansion کریں۔ ابھی حالیہ جو census آئے ہیں ان میں پنجاب کی rate population growth باقی تمام صوبوں سے کم آئی ہے لیکن اس کے باوجود بہت سارا کام کرنے والا بقایا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ منصوبہ بہت اہمیت کا حامل ہے اسے take up کرنے کے لئے محکمہ بہت serious ہے اور ہم جلد ہی پی اینڈ ڈی level پر اور جو بھی forum ہوں گے ان پر اسے take up کریں گے اور انشاءاللہ ان کی expansion کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ تحریری جواب میں آیا ہے اور میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں کہ 200 نئے فلاحی مراکز کا قیام اور 300 نئی کمیونٹی بیسڈ فیملی پلاننگ ورکرز کی بھرتی بھی شامل تھی لیکن پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے ہیلتھ سیکشن کی زبانی ہدایات کی روشنی میں PERI کی مثبت رپورٹ کے باوجود یہ فیصلہ کیا گیا کہ مزید نئے سنٹر قائم نہ کئے جائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب آپ کو بتا دیتے ہیں اور انہوں نے پہلے بھی بتا دیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ کیسے ممکن ہے کہ اسمبلی کے پاس کردہ کسی بھی فلاحی منصوبے کو سبوتاژ کیا جائے؟ وہ کون سی ایسی شخصیت ہے جس نے یہ کیا ہے؟ پھر جواب کے جز (و) میں کہا گیا ہے کہ یہ محکمہ سے متعلق نہ ہے۔ یہ محکمے سے کیسے متعلق نہیں ہے؟ یہ آپ کی رولنگ ہے کہ اگر کوئی سوال کسی محکمے کے متعلق نہ ہے تو اس سے متعلقہ محکمہ سے جواب لے کر ایوان میں پیش کیا جائے اور یہ on the floor of the House جناب کی رولنگ ہے۔

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ): جناب سپیکر! فاضل ممبر صحیح کہہ رہے ہیں کہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے جواب لینا چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے تاکہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے اس کا جواب لیا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات کو take up کرتے ہیں۔ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق پہلا سوال نمبر 2610 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب زخمی ہونے کی وجہ سے ہسپتال میں ہیں تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7246 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4249 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ وہ ہسپتال میں ہیں تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4250 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے تو اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6194 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8086 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8125 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8185 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار شہاب الدین خان کا ہے۔ جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 8830 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## دریاخان ٹی ایچ کیو کے سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*8830: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو دریاخان ضلع بھکر میں کتنے ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز، سٹاف نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کب سے تعینات ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایچ کیو دریاخان میں سرجن ڈاکٹرز اور طبی معائنہ کے آلات کی شدید کمی ہے جس کی وجہ سے اکثر وبیشتر مریضوں کو ڈی ایچ کیو بھکر منتقل کر دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایچ کیو دریا خان میں ایوننگ اور نائٹ شفٹ میں ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز موجود نہیں ہوتے اور سارا دارومدار ڈسپنسر پر ہوتا ہے؟

(د) کیا حکومت ٹی ایچ کیو دریاخان میں سرجن ڈاکٹرز اور طبی آلات کی کمی کو دور کرنے، ایوننگ /نائٹ ڈیوٹیوں سے غیر حاضر رہنے والے ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال دریاخان میں پانچ سپیشلسٹ ڈاکٹرز، چار میڈیکل آفیسرز، ایک لیڈی ڈاکٹر، ایک ڈینٹل سرجن، ایک فارماسسٹ، 13 سٹاف نرسز اور 24 مختلف کیٹیگری پر مشتمل میڈیکل سٹاف کام کر رہا ہے۔ مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال دریاخان میں سرجن اور طبی معائنہ کے آلات کی شدید کمی ہے۔ ہسپتال ہذا کے عملہ کی مندرجہ بالا تفصیل سے اس امر کی نفی ہوتی ہے۔ ہسپتال ہذا میں باقاعدہ سرجن اور طبی آلات اور سازوسامان موجود ہے اور ہسپتال کی طرف سے ہر ماہ جاری کئے جانے والے روسٹر کے مطابق اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ ہسپتال کے ریکارڈ کے مطابق مارچ 2017 میں سرجن مذکورہ نے 224 چھوٹی بڑی سرجریز کی ہیں۔

(ج) جی نہیں! یہ درست نہ ہے۔ دیگر ہسپتالوں کی طرح ٹی ایچ کیو ہسپتال دریاخان میں بھی تین شفٹوں میں طبی عملہ (بشمول ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف) خدمات سرانجام دیتا ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے ٹی ایچ کیو ہسپتال دریاخان کے لئے خاطر خواہ تعداد میں طبی آلات اور دیگر سازوسامان فراہم کیا ہے۔ ماہر بے ہوشی (anesthetist) تعینات کیا ہے۔ جبکہ مریضوں کو بے ہوش کرنے والی مشین (anesthesia machine) بھی دستیاب ہے۔
مزید برآں ہسپتال ہذا میں خصوصی package کے تحت بیس بستروں پر مشتمل سرجیکل بلاک الگ سے تعمیر ہوا ہے۔ اس بلاک میں بھی متعلقہ تینوں شفٹوں میں سرانجام دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) کا جواب دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ:

"یہ درست نہ ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال دریاخان میں سرجن اور طبی معائنہ کے آلات کی شدید کمی ہے۔ ہسپتال ہذا کے عملہ کی مندرجہ بالا تفصیل سے اس امر کی نفی ہوتی ہے۔ ہسپتال ہذا میں باقاعدہ سرجن اور طبی آلات اور سازوسامان موجود ہے۔"

جناب سپیکر! یہ جواب صریحاً غلط ہے اور اس جواب میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ ٹی ایچ کیو دریاخان ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال بھکر سے صرف 20 کلومیٹر کی مسافت پر ہے۔ جز (الف) کا جواب بالکل صحیح دیا گیا ہے کہ وہاں پر عملہ تعینات ہے لیکن یہ تمام عملہ ڈیوٹی سے غائب رہتا ہے۔ میرا ڈیرہ اسماعیل خان آنا جانا رہتا ہے اور میں دریاخان سے گزر کر جاتا ہوں۔ ٹی ایچ کیو دریاخان میں عملہ بالکل ڈیوٹی نہیں دیتا، اگر کوئی حادثہ ہو جائے تو وہاں پر ڈسپنسر، چوکیدار یا نائب قاصد کے علاوہ کوئی دوسرا عملہ موجود نہیں ہوتا اور وہاں پر جو بھی مریض آتا ہے اسے فوراً ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال بھکر refer کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: سردار شہاب الدین خان کہہ رہے ہیں کہ ٹی ایچ کیو دریاخان میں ڈاکٹرز موجود نہیں ہوتے البتہ چھوٹا عملہ ہوتا ہے جو کہ مریضوں کو ڈی ایچ کیو بھکر refer کر دیتے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! چونکہ معزز ممبر کا یہ حلقہ ہے اس لئے میں ان کی بات کو deny نہیں کرتا لیکن یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ ٹی ایچ کیو دریاخان کو ہم نے پچھلے چند ماہ میں کافی support دی ہے۔ ٹی ایچ کیو لیول پر جو سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں یعنی جو اس کا SOP ہے وہ ضرور پورا کیا جاتا ہے۔ جہاں تک مریضوں کو ڈی ایچ کیو میں refer کرنے کی بات ہے تو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی ہدایت کے مطابق جو ایمبولنسز 1122 کو دی گئی ہیں ان کا مقصد یہی

ہے کہ اگر تھوڑا سا بھی یہ سمجھا جائے کہ اس مریض کو بڑے ہسپتال میں refer ہونا چاہئے تو فوری طور پر ایمبولنس خود مریض کو وہاں لے کر جاتی ہے۔ اس سوال کا جواب اپریل میں آ گیا تھا لیکن اس کی باری اب آئی ہے تو یہ جواب update نہیں ہے۔ بہر حال میرے پاس جو figures ہیں ان کے مطابق صرف مارچ 2017 میں اس ہسپتال میں 224 چھوٹی بڑی surgeries کی گئی ہیں اور اگر surgeries کی گئی ہیں تو definitely اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہسپتال میں سرجن موجود ہے۔

جناب سپیکر! میرے معزز colleague نے جب visit کیا تو بقول ان کے اُس وقت وہاں پر ڈاکٹرز موجود نہیں تھے تو اس معاملے کو ہم چیک کروا لیتے ہیں کیونکہ معزز ممبر کی کہی ہوئی بات میرے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو assurance دیتا ہوں کہ اس معاملے کو ہم چیک کروالیں گے لیکن سرجری کا ہونا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ہسپتال میں جو facilities مہیا کی گئی ہیں ان کو utilize کیا جا رہا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑا اچھا جواب دیا ہے۔ میں لمبی چوڑی بات نہیں کرتا۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ٹی ایچ کیو دریا خان میں 224 چھوٹی بڑی surgeries کی گئی ہیں۔ وزیر صاحب چیک کروالیں اس period میں وہاں پر 224 چھوٹی یا بڑی surgeries نہیں ہوئی بلکہ پچاس بھی نہیں ہوئی ہوں گی۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ وہاں پر ڈاکٹرز اور دوسرا عملہ تعینات ہے لیکن وہ ڈیوٹی پر موجود نہیں ہوتے۔ محکمہ نے غلط انفارمیشن مہیا کی ہے کہ مارچ 2017 میں 224 کے قریب surgeries ہوئی ہیں جبکہ یہاں تو پچاس surgeries بھی نہیں ہوئیں۔ میں تو ڈاکٹرز کے نام بتا سکتا ہوں کہ جن کی ڈیوٹی ہوتی ہے اور ہسپتال کے قریب ہی ان کے کلینک بنے ہوئے ہیں اور مریضوں کو ہسپتال سے ان کے کلینک میں بھجوایا جاتا ہے۔ آج سے چار ماہ پہلے heart کا ایک مریض expire ہوا تھا اور اس کا نام محمد شریف ہے۔ میں تو ٹی ایچ کیو دریا خان میں بہتری لانے کے لئے گزارش کر رہا ہوں اور میرے پاس facts & figures ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میرے لئے سب سے معتبر بات ہمارے معزز ممبر کی ہوتی ہے۔ سیکرٹری پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر

یہاں آفیشل گیلری میں موجود ہیں۔ میں ان کو direction دے رہا ہوں کہ اس بارے میں فوری طور پر انکوائری کی جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز ایوان کی آگاہی کے لئے عرض کروں گا کہ اب ہم نے ہسپتالوں میں حاضری کے لئے بائیومیٹرک سسٹم متعارف کروایا ہے جس کی وجہ سے ہسپتال سے مکمل چھٹی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جہاں تک سرجری کے حوالے سے غلط انفارمیشن مہیا کرنے کا تعلق ہے تو اس معاملے کی ہم بالکل انکوائری کروائیں گے اور اگر واقعی مارچ 2017 میں 224 چھوٹی یا بڑی surgeries نہیں ہوئیں تو جس نے یہ جواب بھیجا ہے اس کو نشان عبرت بنائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5401 ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 6196 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں طبی ٹیسٹوں کی مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*6196: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں طبی ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس ہسپتال کو کون کون سی مشینری کتنی لاگت سے خرید کر فراہم کی گئی ہے اور اس مشینری کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

(ج) ایکسرے مشینیں کتنی ہیں، کس کس وارڈ میں نصب ہیں؟

(د) کون کون سی مشینری کب سے خراب یا بند پڑی ہے، کیا حکومت اس مشینری کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں ہونے والے طبی ٹیسٹوں کے لئے جو مشینری موجود ہے اس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب کے لئے جو مشینری خریدی گئی اس کی لاگت۔/6538380روپے ہے اس کی لِسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ مشینری بالکل ٹھیک حالت میں ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں کل پانچ ایکسرے مشینز ہیں جن میں تین ایکسرے ڈیپارٹمنٹ میں ایک HDUڈیپارٹمنٹ اور دو ڈینٹل ڈیپارٹمنٹ میں نصب ہیں۔

(د) کوئی مشینری خراب یا بند نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں اس لئے کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔ جی، باجوہ صاحب!

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 6198 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ننکانہ صاحب: ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں گائنی وارڈ سے متعلقہ تفصیلات

*6198: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب کا گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا ان بیڈز کی تعداد شہر کی آبادی کی مناسبت سے ٹھیک ہے؟

(ج) کیا حکومت گائنی وارڈ میں بیڈز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ میٹرنٹی کے لئے لیبر روم میں بنیادی مشینری انتہائی کم ہے اگر حکومت اس مشینری میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ہ) اس ہسپتال کے لیبر روم میں کتنی مشینری کب سے خراب یا بند پڑی ہے؟

(و) کیا حکومت خصوصی طور پر ہسپتال میں کم از کم بیس بیڈز پر مشتمل علیٰحدہ گائنی وارڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) اس وقت ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں علیٰحدہ سے گائنی وارڈ موجود نہ ہے۔ بہر حال گائنی کی پیدائش اور آپریشن والے مریض زنانہ میڈیکل وارڈ میں رکھے جاتے ہیں جہاں پر پندرہ بیڈز ان مریضوں کے لئے مختص ہیں۔

(ب) جی نہیں!

(ج) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں revamping کا عمل شروع ہو چکا ہے جس کی تکمیل کے بعد بیس بیڈز پر مشتمل گائنی وارڈ کام شروع کر دے گا۔

(د) 70 فیصد مشینری موجود ہے۔ حکومت پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے 2016-17 میں ہسپتالوں کی revamping کا پروگرام بنایا ہے۔ جس میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب بھی شامل ہے جس کے تحت طبی آلات کی امپروومنٹ عمل میں لائی جائے گی۔

(ہ) تمام مشینری ٹھیک ہے۔

(و) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں revamping کا عمل مکمل ہوتے ہی 20 بیڈز پر مشتمل گائنی وارڈ کام شروع کر دے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں اس کے جواب سے بھی پوری طرح مطمئن ہوں اس لئے کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 6820 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع ساہیوال میں بی ایچ یوز، ڈسپنسریز اور آر ایچ سیز کے قیام کے لئے اقدامات

*6820: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز قائم ہیں؟

(ب) ضلع ساہیوال پی پی-222 میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز و ڈے کیئر سنٹر کہاں کہاں واقع ہیں، ان بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کا سالانہ بجٹ برائے سال 13-2012 اور 15-2014 کتنا ہے؟

(ج) کیا حکومت سال 16-2015 میں مزید بی ایچ یوز، ڈسپنسریز اور آر ایچ سیز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، کیونکہ ہر یونین کونسل میں بی ایچ یو اور آر ایچ سی کی سہولت موجود نہ ہے، کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع ساہیوال میں 76 بی ایچ یوز اور 11 آر ایچ سیز ہیں۔

(ب) ضلع ساہیوال پی پی-222 میں درج ذیل 10 بی ایچ یوز ہیں۔

100/9L,114/9L,119/9L,89/6R,92/6R,91/6R,87/6R,58/GD,

Asadullahpur Qutab Shahana ہیں ۔ دس بی ایچ یوز کا سالانہ بجٹ برائے سال 13-2012 =/-22,01,24,000 اور برائے سال 15-2014 کے لئے /-23,49,45,000 تھا۔ دو آر ایچ سیز ہیں اور ہر آر ایچ سیز میں ڈے کیئر سنٹر قائم ہے۔ دو آر ایچ سیز کا بجٹ /-2,46,50,000 برائے سال 13-2012 تھا /-3,12,59,000 روپے برائے سال 15-2014 تھا۔ 120/9L اور 112/9L ہیں۔

(ج) حکومت سال 18-2017 میں چک نمبر A-12.L/93 میں آر ایچ سی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ پی پی۔222 ساہیوال میں کتنے BHU's, RHC's and Day Care Centres ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟ اس سوال کا جواب درست نہیں ہے کیونکہ اس لسٹ میں BHU 94/9-L شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ clerical mistake ہو سکتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو آپ کا حکم ہو۔ جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ حکومت 16-2015 میں مزید BHUs, RHCs and Dispensaries قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ ہر یونین کونسل میں BHU or RHC کی سہولت موجود نہ ہے اس بارے میں وزیر موصوف کا کیا point of view ہے؟

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! پہلے تمام یونین کونسلوں میں BHUs already موجود تھے اور اب چونکہ نئی یونین کونسلوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور آپ کو بھی یہ معلوم ہے کہ میں اس معزز ایوان میں بارہا یہ کہتا رہا ہوں کہ ہم تمام تر کوششوں کے باوجود 22 ہزار سے زائد اپنے BHUs کو پورے طور پر functional نہیں کر پا رہے تھے اور اُن میں ڈاکٹرز کی کمی کو پورا نہیں کیا جا رہا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے میں جو بھی اچھا کام ہو گا اُس کا credit بھی اس ایوان کو مشترکہ طور پر جائے گا کیونکہ ہم سب اس صوبے کے stackholders ہیں تو الحمدللہ آج چند ماہ کی محنت کے بعد میں بڑے فخر سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ 95 فیصد سے زائد BHUs میں ڈاکٹرز آ گئے ہیں اور آپ کی حکومت میں یہ تاریخی کام ہوا ہے اور میں اس حوالے سے تمام ممبران اسمبلی کے تعاون کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارا پہلا ٹارگٹ یہ تھا کہ ہم اپنے موجودہ BHUs کو پہلے

functional کریں، اُن میں علاج کی سہولتوں کے حوالے سے ہم اپنی ذمہ داری پورا کریں تو ہم جیسے ہی 100 فیصد ٹارگٹ کو achieve کریں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ایک دوماہ سے زیادہ وقت نہیں لگے گا اُس کے بعد ہم سب مل کر بیٹھیں گے اور نئے BHUs بنانے کی پالیسی بنائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے حلقے میں 11 BHUs, 2 RHCs and 3 Dispensaries ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر SNE کے مطابق عملہ موجود ہے؟

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! پہلے dispensaries لوکل گورنمنٹ کے پاس تھیں اور ابھی ہیلتھ اتھارٹیز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اب dispensaries ہمارے پاس آئی ہے اور ہمارے پاس اُن کا مکمل revamping plan ہے جو check out ہو چکا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ دو سے تین ماہ میں ہر ضلع میں ایک مکمل plan launch کریں گے اور جس طرح ہم نے اپنے hospitals کو revamp کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے ہم ان dispensaries کو بھی revamp کر رہے ہیں اور ان کی deficiencies کو پورا کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 2012-13 میں 22 کروڑ ایک لاکھ 24 ہزار روپے کے اخراجات تھے اور 2014-15 میں 23 کروڑ، 49 لاکھ 45 ہزار روپے اخراجات تھے تو BHU level پر یہ اخراجات کس مد میں ہوئے ہیں اور کیا ان BHUs کی حالت بہتر ہے؟

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس بات کا معزز ممبر کو پتا ہے کہ وہاں پر عملے کی تنخواہیں، ادویات اور دیگر سامان کے اخراجات ہوتے ہیں۔ اب ہم نے ایک نیا initiative لے کر وہاں پر Health Counsils بنا دی ہیں اور ان Health Counsils کے پاس ہر وقت ایک cash amount موجود ہوتی ہے اور Members of Health Counsil کی approval سے اس

amount کو کسی وقت بھی خرچ کیا جا سکتا ہے تو ہم نے BHU level سے لے DHQ level تک ہر جگہ پر cash کی ایک limit رکھ دی ہے اور اگر معزز ممبر کو اس کی پوری report audit چاہیے ہو گی تو میں وہ بھی مہیا کر دوں گا۔

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے میرے حلقے پر بڑی شفقت کرتے ہوئے L-9/114 میں RHC کی منظوری دی تو وزیر موصوف بس اس کو execute کر دیں ہم ان کے شکر گزار رہیں؟

**جناب سپیکر:** جی، خواجہ صاحب!

**وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):** جناب سپیکر! محکمہ نے معزز ممبر کے حلقے میں RHC کی منظوری کر کے اس کا کیس پنجاب حکومت کو بھجوا دیا ہے ہم اس کو انشاء اللہ تعالیٰ positively دیکھیں گے اور جلدی complete کریں گے۔

**جناب سپیکر:** بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 7840 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ وہ ہسپتال میں داخل ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8279 میاں طارق محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8634 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

**جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** جناب سپیکر! سوال نمبر 8706 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع ساہیوال میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کی تنخواہ سے متعلقہ تفصیلات

*8706: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت کتنی لیڈی ہیلتھ ورکرز مستقل اور کتنی کنٹریکٹ پر کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان لیڈی ہیلتھ ورکرز کو تنخواہوں کی ادائیگی کس گریڈ اور عہدہ کے مطابق کی جاتی ہے ماہانہ فی ورکر تنخواہ کتنی ہے؟

(ج) اس ضلع کی کتنی ہیلتھ ورکرز کو باقاعدگی سے تنخواہ مل رہی ہے اور کتنی ورکرز کو چار ماہ سے تنخواہ نہیں مل رہی، تنخواہ کی ادائیگی نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں اور تنخواہ کی ادائیگی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل 1360 لیڈی ہیلتھ ورکرز ہیں جو کہ تمام مستقل طور پر کام کر رہی ہیں اور کوئی بھی لیڈی ہیلتھ ورکر کنٹریکٹ پر کام نہیں کر رہی ہے۔

(ب) لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بی پی ایس۔5 کے مطابق تنخواہ دی جاتی ہے کیونکہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بحکم سپریم کورٹ یکم جولائی 2012 سے بی پی ایس۔5 سکیل میں مستقل کیا گیا تھا مارچ 2017 میں فی لیڈی ہیلتھ ورکر کو۔/15,931 روپے ادائیگی کی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال کی تمام لیڈی ہیلتھ ورکرز کو باقاعدگی سے تنخواہ مل رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔ میں یہاں پر وزیر موصوف کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ڈویلپمنٹ ونگ میں ایک درخواست دی کہ ہمارے BHUs کو سہولیات فراہم کی جائیں تو ان کے ایڈیشنل سیکرٹری مجھے فون کرکے پوچھتے ہیں کہ کون کون سے BHU میں کیا کیا سہولت کم ہے تو یہ ان کا واقعی بڑا اچھا اقدام ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک مختصر سی بات کرنا چاہ رہا ہوں تاکہ سب parliamentarians کا بھلا ہو جائے۔ جس طرح ممبر موصوف نے نشاندہی کی ہے ہم نے دو ماہ پہلے اپنے محکمے میں Parliamentarian Lodges کے نام سے

ایک cell قائم کیا ہے تو وہاں پر بلا تفریق کوئی بھی معزز ممبر چاہے وہ حزب اقتدار سے ہے یا حزب اختلاف سے ہے اُس کے لئے Parliamentarian Lodges میں علیحدہ سٹاف dedicate ہے جو اُن معزز ممبران کا کام نوٹ کرے گا اور اگلے چوبیس گھنٹے میں وہ سٹاف خود اطلاع کرے گا کہ اُن کے کام کی اس وقت کیا پوزیشن ہے، وہ میرٹ پالیسی پر آتا ہے یا نہیں آتا اور انشاء اللہ معزز ممبران کو خوار نہیں ہونا پڑے گا۔ بہت شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، آپ کی مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 8749 جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

**محترمہ حنا پرویز بٹ:** جناب سپیکر! سوال نمبر 8821 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور میں ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد اور جعلی ادویات سے متعلقہ تفصیلات

*8821: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت کتنے ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں، ان ڈرگ انسپکٹرز کا تبادلہ کتنے عرصہ بعد کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈرگ انسپکٹرز کی زیادہ تعداد نے اپنے میڈیکل سٹور کھول رکھے ہیں اور وہ سرکاری فرائض کی بجا آوری کی بجائے اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں؟

(ج) یکم جون 2015 تا یکم جولائی 2016 لاہور میں کتنے ڈرگ سٹورز کے چالان کئے گئے، کتنے سیل ہوئے اور میڈیکل سٹورز کو قوانین کی خلاف ورزی پر کیا کیا سزائیں دی گئیں؟

(د) مذکورہ عرصہ میں جعلی ادویات اور expire dated ادویات کی فروخت کی وجہ سے کن کن میڈیکل سٹورز کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع لاہور میں اس وقت کل دس ڈرگ انسپکٹرز تعنیاتی ہیں قانون کے مطابق ان ڈرگ انسپکٹرز کا تبادلہ تین سال بعد کیا جاتا ہے (ب) یہ درست نہ ہے کہ ہر ڈرگ انسپکٹر اپنا کام احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) یکم جون 2015 تا یکم جولائی 2016 لاہور میں کل 736 میڈیکل سٹورز کے چالان کئے گئے۔ 324 میڈیکل سٹورز کو سیل کیا گیا جس میں ڈرگ کورٹ لاہور نے کل 1,39,97000 روپے جرمانہ، 36 سال، 9 ماہ اور 29 دن کی سزائیں سنائیں۔

(د) مذکورہ عرصے میں جعلی اور زائد المیعاد ادویات کی وجہ سے میڈیکل سٹور کے چالان کئے گئے، میڈیکل سٹورز کو سیل کیا گیا اور ان کے مالکان کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی گئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (ج) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ قید کی سزا کس کس میڈیکل سٹور کے مالک کو کتنے کتنے عرصے کے لئے سنائی گئی اور کیا اس پر عملدرآمد ہوا یا نہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یکم جون 2015 تا یکم جولائی 2016 لاہور میں کل 736 میڈیکل سٹورز کے چالان کئے گئے۔ 324 میڈیکل سٹورز کو سیل کیا گیا جس میں ڈرگ کورٹ لاہور نے کل 1,39,97000 روپے جرمانہ، 36 سال، 9 ماہ اور 29 دن کی مجموعی قید کی سزائیں سنائیں، مختلف کیسز میں مختلف قید کی سزائیں ہوئی ہیں۔ ڈرگ کورٹ کا جب آرڈر جاری ہوتا ہے تو قید اسی وقت لاگو ہو جاتی ہے اور لوگوں کو موقع پر گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اس عرصہ میں مجموعی طور پر قید کی 36 سال، 9 ماہ اور 29 دن کی سزائیں سنائی گئیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8909 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## لاہور کی حدود میں سرکاری مراکز صحت اور ہسپتالوں میں منیارٹی کوٹا سے متعلقہ تفصیلات

*8909: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ضلع کی حدود میں واقع سرکاری ہسپتال میں minority کے لئے کتنی سیٹیں مختص ہیں عہدہ گریڈ وار تفصیل دی جائے؟

(ب) یکم جنوری 2013 سے آج تک ان سیٹوں پر جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور پتا جات فراہم کئے جائیں؟

(ج) اس وقت کتنی اسامیاں اس کوٹا کی خالی ہیں؟

(د) خالی اسامیوں پر کب تک بھرتی کرنے کا پروگرام ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام مختلف ہسپتالوں میں درجہ چہارم کی مختلف کیٹیگریز پر ٹوٹل 125 افراد کی بھرتی کی گئی جس میں گورنمنٹ کے وضع کردہ 5 فیصد اقلیتی کوٹا کے تحت اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے چھ افراد کی بھرتی عمل میں لائی گئی۔

مزید برآں یہ کہ سکیل 5 تا 15 کی محدود اسامیاں ہونے کی وجہ سے 5 فیصد اقلیتی کوٹا نہیں بنتا۔

(ب) یکم جنوری 2013 سے آج تک ان سیٹوں پر جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

| نمبر شمار | نام | عہدہ | سکیل |
|---|---|---|---|
| 1 | عثمان عاشق ولد عاشق مسیح | وارڈ کلینر | 1 |
| 2 | سلیمان غوری ولد سلیم مسیح | وارڈ کلینر | 1 |
| 3 | فیصل مسیح ولد بشیر مسیح | وارڈ کلینر | 1 |
| 4 | نادر ولد مشہود مسیح | سویپر | 1 |
| 5 | حنان غفور ولد غفور مسیح | سویپر | 1 |
| 6 | جاوید مسیح ولد بشیر مسیح | سویپر | 1 |

(ج) اس وقت کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) تاحال کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**جناب شہزاد منشی:** جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8922 ڈاکٹر محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8932 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر! سوال نمبر 8967 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## کلر کہار میں ٹراما سنٹر بنانے اور ڈاکٹر بھرتی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8967: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) Kallar Kahar state of the Art Trauma Centre کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) یہ کتنے عرصے میں مکمل ہوا اور اس پر کتنا خرچہ آیا اور اس میں کون سی مشینری نصب کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ناکافی ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے اس کو THQ میں convert کر دیا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کو دوبارہ trauma Centre بنانے اور ڈاکٹروں کی بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

**وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):**

(الف) Kallar Kahar State of the Art Trauma Centre کا قیام 2015 میں عمل میں آیا۔

(ب) Trauma Centre کی تعمیر 2012-09-20 کو شروع ہوئی اور 2015 کو مکمل ہوئی اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ہینڈ اوور کر دی گئی ہے۔ اس پر ٹوٹل خرچ 260.373 ملین ہوا۔ مشینری جو نصب کی گئی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ٹراما سنٹر کلر کہار میں ابھی موجود ہے۔ محکمہ صحت کی جانب سے ٹراما سنٹر کلر کہار کو ٹی ایچ کیو ہسپتال کا نام دیا گیا کیونکہ کلر کہار میں کوئی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہ ہے۔

(د) ٹراما سنٹر ابھی بھی قائم ہے اور سپیشلسٹ کی بھرتی کے لئے محکمہ ارادہ رکھتا ہے اور انٹرویو کر رہی ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**ڈاکٹر نوشین حامد:** جناب سپیکر! موٹر وے پر فیصل آباد سے جاتے ہوئے کلر کہار کے قریب سکول کے بچوں کی ایک بس گر گئی تھی جس میں 30 بچے جاں بحق ہوئے تھے۔ اس حادثے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ یہاں پر ایک ٹراما سنٹر کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ موٹر وے پر بے شمار حادثات ہوتے ہیں جو بہت fatal قسم کے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق اس ٹراما سنٹر کی initial cost 75.6 million تھی مگر بعد میں اس ٹراما سنٹر کو state of the art بنانے کے لئے اس کی cost بڑھا دی گئی اور اس کے بعد یہ ٹراما سنٹر 260.7 ملین کی لاگت سے مکمل ہوا۔ میرا وزیر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ وہاں اتنا پیسا خرچ کرنے اور state of the art machinery نصب کرنے کے بعد انہیں اس ٹراما سنٹر کو چلانے کے لئے ڈاکٹر نہیں ملے تو انہوں نے اس کو ٹی ایچ کیو میں convert کر دیا ہے۔ مجھے وہاں کی machinery کی جو

تفصیل دی گئی ہے اگر آپ اس کو پڑھیں تو اس میں اتنی sophisticated قسم کی اور ٹراما سنٹر کے لئے جو specialized machinery ہوتی ہے وہ وہاں پر install کی گئی ہے۔ کیا یہ پیسے کا زیاں نہیں ہے کہ اتنی sophisticated machinery ہونے کے باوجود وہاں پر یہ ڈاکٹروں کو نہیں لا سکے جو اس کو ٹراما سنٹر کے طور پر چلاتے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری معزز بہن نے بڑی اچھی بات کہی ہے اس لئے کچھ چیزیں تلخ ہوتی ہیں لیکن ground realities ہوتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ٹراما سنٹر پر state of the art machinery نصب کی گئی ہے، تخمینے سے کئی گنا زیادہ خرچ بھی کیا گیا اور اس کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش بھی کی گئی۔ ہماری نیت یہی تھی کہ اس ٹراما سنٹر کو ایسا بنایا جائے جو state of the art ہو۔ یہ تاثر غلط ہے کہ اس ٹراما سنٹر کو ختم کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ٹراما سنٹر بدستور اپنی جگہ قائم ہے۔ اس علاقہ میں ٹی ایچ کیو ہسپتال نہیں تھا۔ ہم نے اس کو ٹی ایچ کیو کا status اس لئے دیا ہے کہ ٹی ایچ کیو کی کمی دور ہو جائے۔ اس کے علاوہ ٹراما سنٹر کو مکمل functional کرنے کی بات ہے تو ہمیں وہاں HR issue کا سامنا ہے۔ ہمیں وہاں سپیشلسٹ چاہئیں۔ ان میں نیورو سرجن چاہئے، آرتھوپیڈک سرجن چاہئے، Anaesthetist چاہئے اور General Physicians چاہئیں تو بار بار اشتہار دینے کے باوجود ان کی availability نہیں ہو سکی walk in interviews کئے جاتے ہیں ان میں بھی کوئی نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے عرض کی ہے کہ پہلے BHUs کے بارے میں ہم کہتے تھے کہ ہم نے بالکل کوشش کر لی ہے لیکن BHUs کو functional نہیں کر سکے۔ میں یہاں پر خصوصی طور پر خواجہ سلمان رفیق اور سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر جناب نجم احمد شاہ کا نام لوں گا کہ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی ہدایت پر جو Central Induction Policy بنائی گئی اور سپیشلائزیشن کرنے کے لئے ڈاکٹروں کو BHUs میں کام کرنے کے نمبر دیئے گئے تو اس کے نتیجے میں الحمدللہ 180 ڈگری کی تبدیلی اور انقلاب آیا۔ ہم نے ابھی لندن میں جو Health Road Show کیا ہے، اس کے علاوہ ہم incentive plan لا رہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک ڈاکٹر کی تنخواہ کم ہے اور وہ دور نہیں جانا چاہتا تو ہم اس کو اتنی اچھی amount دے دیں کہ وہ ڈاکٹر وہاں پر چلے جائیں۔

جناب سپیکر! ہم war footing base پر کام کر رہے ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحبہ اور ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم as soon as possible بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ہم تو ایک دن بھی ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ ہم انشاء اللہ اس ٹراما سنٹر کو اس کے تمام HR issues کو حل کر کے آپ کی اور سب کی خواہش کے مطابق fully functional کریں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال یہ ہے کہ وہاں بہت مہنگی مشینری موجود ہے۔ یہ مشینری 2015 سے وہاں install ہوئی ہے، آپ کے علم میں ہے کہ جب کوئی مشینری استعمال نہ ہو تو اس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ آج تقریباً دو سال گزر گئے ہیں کیا وہاں پر کوئی effective قسم کا سرجیکل وارڈ اور سرجیکل آپریشن تھیٹر functional ہے جہاں پر وہ مشینری استعمال ہو رہی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! محترمہ خود ڈاکٹر ہیں اور مجھ سے زیادہ سمجھتی ہیں کہ بہت ساری چیزوں کو کسی دوسری جگہ استعمال کیا جا سکتا ہے، کچھ چیزیں ایسی بھی ہوتی ہیں جنہیں مطلوبہ HR کے بغیر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ میں آپ کو ایک چیز کی گارنٹی دیتا ہوں کہ اس مشینری کی مناسب دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ ہم ان کو مہینوں پر نہیں لگا رہے میں ہفتوں کی بات کرتا ہوں کہ انشاء اللہ ہفتوں میں ہم مطلوبہ HR وہاں پر لے کر آئیں گے اور اللہ کے فضل و کرم سے وہ ٹراما سنٹر fully functional ہو گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں محکمہ کی correction کرنے کے لئے منسٹر صاحب کو point out کرتی ہوں کہ مجھے جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ جو مشینری وہاں نصب کی گئی ہے اس کی تفصیل فہرست میں دی گئی ہے۔ انہوں نے مشینری کی تفصیل میں نمبر 33 پر آفس چیئر، صوفہ چیئر اور آفس ٹیبل کا لکھا ہے تو یہ چیزیں مشینری میں نہیں آتیں۔ ان چیزوں کو بجٹ میں ڈالا جاتا ہے تو یہ اس چیز کی ضروری correction کرا دیں کہ محکمہ کو مشینری اور فرنیچر میں فرق معلوم ہونا چاہئے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ نے صحیح point out کیا ہے لیکن شاید ہم سب کی عادت ہوتی ہے کہ ضمنی سوال میں کوئی بھی چیز پوچھ لیتے ہیں۔ اس لئے

انہوں نے ایک قدم آگے جا کر مشینری کے ساتھ فرنیچر بھی شامل کر دیا ہے تاکہ کل کو ضمنی سوال آئے تو کم از کم پتا ہو کہ فرنیچر کتنے کا آیا تھا۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 8993 میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8998 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9098 چودھری اشفاق احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9146 چودھری محمد اکرام کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ!

**محترمہ حنا پرویز بٹ:** جناب سپیکر! سوال نمبر 9154 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں ہیلتھ کونسل کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*9154: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سرکاری ہسپتالوں کے کام اور نظام میں بہتری لانے اور ڈے ٹو ڈے مانیٹرنگ کے لئے ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیلتھ کونسلز قائم کی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کونسلز کو دیئے گئے مینڈیٹ کے مطابق نتائج حاصل کرنے کے لئے ہر ہسپتال کی سطح پر فنڈز فراہم کئے گئے ہیں اور اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور سرکاری ہسپتالوں کے نظام میں بہت بہتری آ رہی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کے اندر قائم سٹی ہسپتالوں کے لئے کوئی کونسل قائم نہیں کی گئی اور نہ ہی ان کو کسی ہیلتھ کونسل کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے جس سے حکومت کے پروگرام کے مطابق عوام الناس کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم نہیں ہو رہی ہیں کیا حکومت ان ہسپتالوں کو کسی کونسل کے ساتھ منسلک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے خادم اعلیٰ کی ہدایات پر ہسپتالوں کے کام اور نظام میں روزمرہ کی بنیاد پر ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ہیلتھ کونسلز کا نظام متعارف کروایا ہے تاکہ مریضوں کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کی جاسکیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہسپتالوں میں ہیلتھ کونسلز کے قیام کے بعد ان کے مینڈیٹ کے عین مطابق نتائج حاصل ہو رہے ہیں اور سرکاری ہسپتالوں کے نظام میں خاطر خواہ بہتری آرہی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے ماتحت سٹی ہسپتال سمن آباد ہسپتال، غازی آباد ہسپتال، میاں میر ہسپتال، گورنمنٹ شاہدرہ ٹاؤن ہسپتال ہیں ان ہسپتالوں میں ہیلتھ کونسلز اپنا کام سرانجام دے رہی ہے اور مریضوں کی فلاح وبہبود کی بہتر سہولیات فراہم کی جارہی ہیں مزید برآں شہر لاہور میں کام کرنے والے ٹیچنگ ہسپتال ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے انتظامی دائرہ اختیار میں نہیں آتے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ حنا پرویز بٹ:** جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9187 جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9188 بھی جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔ جی، جناب عبدالرؤف مغل! اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

**جناب عبدالرؤف مغل:** جناب سپیکر! سوال نمبر 9194 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## گوجرانوالہ: سیٹلائٹ ٹاؤن میں قائم گائنی سنٹر میں انستھیزیا مشین کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*9194: جناب عبدالروٴف مغل: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

گوجرانوالہ، سیٹلائٹ ٹاؤن میں وفاقی حکومت کی فنڈنگ سے جو گائنی سنٹر قائم کیا گیا ہے اس میں صوبائی حکومت کی طرف سے گائنی سپیشلسٹ، چائلڈ سپیشلسٹ اور انستھیزیا سپیشلسٹ موجود ہیں لیکن حکومت کی طرف سے اینستھیزیا machine مہیا نہیں کی گئی کیا حکومت یہ مشین مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

جی ہاں! صوبائی حکومت کی طرف سے ضلعی سالانہ ترقیاتی بجٹ برائے ہیلتھ 18-2017 میں انستھیزیا مشین کے لئے رقم مختص کر دی گئی ہے جو کہ منظور بھی ہو چکی ہے جونہی بجٹ ملے گا تو اس کا ریٹ کنٹریکٹ کر کے مشین خرید لی جائے گی اور میٹرنٹی ہسپتال میں گائنی آپریشن شروع ہو جائیں گے اور عوام کو گائنی آپریشن کی سہولت میسر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عبدالروٴف مغل: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں گائنی سنٹر قائم کیا گیا ہے جس میں گائنی سپیشلسٹ اور انستھیزیا سپیشلسٹ موجود ہیں لیکن انستھیزیا مشین موجود نہیں ہے تو اس بارے میں کافی عرصہ سے حکومت کو درخواست کی جا رہی ہے لہٰذا اس پر توجہ فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: مغل صاحب! یہ آپ محکمے سے سوال کر رہے ہیں یا request کر رہے ہیں؟

جناب عبدالروٴف مغل: جناب سپیکر! یہ میرا محکمے سے سوال ہے کیونکہ انہوں نے ایک وعدہ کیا ہوا ہے لیکن وہ پورا نہیں ہو رہا لہٰذا یہ بتا دیں کہ کب تک وہاں پر مشینری مہیا کر دی جائے گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! معزز ممبر کے سوال دینے کے فوری بعد میں نے ان سے رابطہ کیا اور ان کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ اس کی procurement کا process start کریں اور اس کی procurement پر urgent basis کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، شاباش۔ اگلا سوال چودھری محمد اکرام کا ہے۔ چودھری صاحب! آپ کا ایک سوال dispose of ہو چکا ہے۔ اگلا سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! کوئی بات نہیں۔ اگلا سوال نمبر 9201 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع سیالکوٹ میں بی ایچ یو اور آر ایچ سی سے متعلقہ تفصیلات

*9201: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنے BHU اور RHC ہیں؟

(ب) ان کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ج) ان میں سے کس سنٹر کی بلڈنگ خطرناک ہو چکی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں 88 بی ایچ یو اور 6 آر ایچ سی کام کر رہے ہیں۔

(ب) تمام بی ایچ یوز اور آر ایچ سی تقریباً 1981 تا 1989 کے دوران تعمیر ہوئے تھے۔

(ج) سیالکوٹ میں تین بی ایچ یوز (بنی سلہریاں، لوڑیکی اور تلہاڑہ) کی مین بلڈنگز خطرناک ڈیکلیئر کی گئی ہیں۔ ان کو دوبارہ تعمیر کی ضرورت ہے جس کے لئے دفتر ہذا نے مالی سال 17-2016

کے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ کے ڈویلپمنٹ کے بجٹ میں شامل کروانے کے لئے سکیمز برائے Reconstruction of Dangerous Buildings کی پرپوزلز بھیجی تھیں اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ کی ہدایات کے مطابق مذکورہ عمارتوں کی آن لائن تصویریں مارچ 2016 کو پنجاب گورنمنٹ کو بھی ارسال کیں۔ اب ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے ڈویلپمنٹ کے بجٹ میں شامل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری محمد اکرام: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ج) میں پوچھا تھا وہاں پر کتنی dangerous buildings ہو چکی ہیں تو میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں لہذا مجھے بتایا جائے کہ وہاں پر کتنی dangerous buildings ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسا کہ جواب میں لکھا ہے کہ وہاں پر تین BHUs بنی سلہریاں، لوڑیکی اور تلہاڑہ کی main buildings کو خطرناک ڈکلیئر کیا گیا ہے اور ان کو دوبارہ تعمیر کرنے کی ضرورت ہے اور اس schemes کی proposal آگئی ہوئی ہیں اور ان کی online تصویریں بھی انشاءاللہ update ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! چلیں، آپ ان کی بات سننے کے بعد میری بات بھی سن لیں۔ میرا حلقہ نمبر 184 لکھ لیں اور وہاں کے BHUs پر بھی آپ نے مہربانی کرنی ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! آپ دونوں کے حکم کی انشاءاللہ تعمیل ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، چوہدری صاحب! آپ کا بھی کام ہو گیا ہے۔

چوہدری محمد اکرام: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میرے خیال میں 40 سے 50 فیصد dangerous buildings ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس کے بارے میں، میں عرض کر دیتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے ہمارے BHUs fully functional نہیں تھے اور

اس کی بہت ساری وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ڈاکٹرز کی unavailability بھی شاید اسی وجہ سے ہوتی تھی کہ وہاں پر بلڈنگز کی proper repair and maintenance نہیں ہوتی تھی اور اب ہم نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے حکم پر الحمدللہ فوری طور پر ایک نیا سسٹم نافذ کیا ہے۔ ہم نے ہیلتھ کونسلز بنادی ہیں جیسا کہ میں نے ابھی ایوان کو بتایا ہے۔ ہر 24x7 BHU کے پاس تین لاکھ روپے کی رقم ہر وقت موجود رہتی ہے اور اسی طرح جو عام BHUs ہیں ان کے پاس دو لاکھ روپے کی رقم ہوتی ہے۔ اس دو لاکھ روپے سے BHU کی maintenance کروائی جاسکتی ہے کیونکہ BHU بہت بڑی بلڈنگ نہیں ہوتی کیونکہ پہلے اس کی proper maintenance نہیں ہوتی تھی۔ ابھی ہم نے ایک سروے کروانے کے لئے direction دے دی ہے تاکہ تمام تر BHUs جہاں پر بہت زیادہ خراب حالت میں ہیں اور ان کو اگر فوری طور پر کوئی support یا maintenance کی ضرورت ہے، اس کے لئے اگر کوئی extra fund بھی چاہئے ہوں گے تو انشاءاللہ وہ بھی available کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، شاباش۔ اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9221 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی میں ہیپاٹائٹس کے مریض و دیگر تفصیلات

*9221: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2016 کے دوران ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی میں ہیپاٹائٹس کے کل کتنے مریض داخل ہوئے ان میں سے کتنے صحت یاب ہوئے اور کتنے مریض وفات پا گئے؟

(ب) اس وقت کتنی طبی مشینیں اس ہسپتال میں ان میں سے موجود ہیں کتنی چالو حالت میں اور کتنی کب سے خراب ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سال 2016 ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں کل ہیپاٹائٹس بی کے چھ مریض داخل ہوئے اور ہیپاٹائٹس سی کے 155 مریض داخل ہوئے اور سارے صحت یاب ہوئے اور کوئی وفات نہ پایا ہے۔

(ب) اس وقت 179 طبی مشینیں اس ہسپتال میں موجود ہیں ان میں سے 167 چالو حالت میں ہیں اور 12 مشینیں 2014 سے خراب ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ 2016 کے دوران ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی میں ہیپاٹائٹس کے کل کتنے مریض داخل ہوئے ان میں سے کتنے صحت یاب ہوئے اور کتنے مریض وفات پا گئے اور اس سوال کا جز (ب) بھی اسی کے متعلق تھا جس میں، میں نے پوچھا تھا کہ ہیپاٹائٹس کی کتنی مشینیں ہیں لیکن کتابت کی غلطی کی وجہ سے وہ کل ہسپتال کی مشینیں لکھا گیا لہذا میں اسی حوالے سے اب سوال کرتی ہوں کہ میرے سوال کے جز (ب) کے جواب میں بتایا گیا کہ اس وقت 179 طبی مشینیں اس ہسپتال میں موجود ہیں ان میں سے 167 چالو حالت میں ہیں اور 12 مشینیں 2014 سے خراب ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 12 مشینیں 2014 سے خراب ہیں تو انہیں اب تک مرمت کیوں نہیں کروایا گیا اور اگر یہ قابل مرمت نہیں تھیں تو متبادل مشینیں اب تک کیوں نہیں فراہم کی گئیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میری معزز ممبر نے ڈی ایچ کیو وہاڑی کے حوالے سے جو بات point out کی ہے اس کے بارے میں، میں یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ وہاں پر پانچ nebulizer، چار baby cord اور دو cardiac monitors خراب تھے جو کہ اب ٹھیک کروالئے گئے ہیں اور اس وقت وہ بالکل چالو حالت میں ہیں۔ ایک ایکسرے مشین غالباً 35 سال پرانی تھی اور اس کو condemned declare کیا گیا ہے۔ ایک نئی بات جو کہ میں آپ کے ساتھ شیئر کرنا چاہ رہا ہوں کہ میں نے ابھی جو عرض کی ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی ہدایت پر پہلے 40 ہسپتالوں کے لئے revamping کا پلان آیا تھا جس میں تمام DHQs اور

کچھ THQs شامل تھے اب سیکنڈ فیز میں ہم نے باقیوں پر بھی لاگو کر دیا ہے۔ اس revamping کے نتیجے میں جو ہم نئی مشینری دے رہے ہیں اس میں latest X-Ray machinery وہاڑی میں provide ہو جائے گی۔ یہ مشین آچکی ہے اور ماہ اکتوبر میں installation کر دی جائے گی۔ Revamping کا کام IDAP کر رہا ہے، معزز ممبر محترمہ شمیلہ اسلم کو بھی پتا ہے کہ ان کے ڈی ایچ کیو میں repair and maintenance work ہو رہا ہے جیسے ہی وہ کام مکمل کر کے ہمارے handover کریں گے ہم اس کو install کر دیں کیونکہ ہمارے پاس revenue components موجود ہے۔ اس کے بعد انشاءاللہ آپ کے پاس کوئی pendency نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ آپ ہی کا ہے سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 9222 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں طبی مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*9222: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں وینٹی لیٹر، ڈیجیٹل ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان میں سے کتنی مشینیں چالو حالت میں اور کتنی کب سے خراب ہیں؟

(ج) کیا تمام امراض کے شعبہ جات اس ہسپتال میں ہیں اور ان میں ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تعداد کتنی ہے اگر مطلوبہ تعداد پوری نہیں تو کون کون سے شعبہ جات کے ڈاکٹرز صاحبان اور سپیشلسٹ نہیں ہیں ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں وینٹی لیٹر مشینیں موجود نہ ہیں اور ڈیجیٹل ایکسرے مشین بھی موجود نہ ہے جبکہ نان ڈیجیٹل ایکسرے مشینوں کی تعداد (5) اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد (2) ہے۔

(ب) ایکسرے مشین کی تعداد (پانچ) ہے جن میں سے ایک مشین 2014 سے خراب ہے اور ناقابل مرمت ہے جبکہ الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد (2) ہے اور دونوں چالو حالت میں ہیں۔

(ج) ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں سائیکالوجی، ڈرماٹالوجی اور نیورو کے علاوہ باقی تمام امراض کے شعبہ جات موجود ہیں۔ ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں ڈاکٹر ز کی تعداد 51 اور سپیشلسٹ ڈاکٹر ز کی تعداد 26 ہے۔ جن میں سے مندرجہ ذیل شعبہ جات کے ڈاکٹر ز صاحبان اور سپیشلسٹ کی اسامیاں خالی ہیں۔

1. ماہر امراض گردہ (Nephrologist)
2. ماہر امراض ناک، کان، گلہ (E.N.T. Specialist)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں وینٹی لیٹر، ڈیجیٹل ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ مشینوں کی تعداد کتنی ہے، ان میں سے کتنی مشینیں چالو اور کتنی کب سے خراب حالت میں ہیں؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال وہاڑی میں وینٹی لیٹر مشینیں اور ڈیجیٹل ایکسرے مشین بھی موجود نہ ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب جبکہ ہسپتال کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے پھر یہ مشینیں اب تک کیوں نصب نہیں کی گئیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ پہلے فیز میں جو 40 ہسپتال تھے ان کی revamping کا process start کر دیا گیا ہے۔ Revamping کا مطلب یہ ہے کہ اس بلڈنگ میں IDAP کے تعاون سے maintenance repair and work کیا جائے۔ ہر اس ہسپتال میں جس کو ہم revamp کر رہے ہیں وہاں ہم ایک مکمل آئی سی یو بنا رہے ہیں۔ ڈی ایچ کیو میں چار وینٹی لیٹرز ہوں گے اور ٹی ایچ کیو میں دو وینٹی لیٹرز ہوں گے۔ اس میں ہم گائنی اور dialysis machines کے لئے ایک الگ شعبہ بنا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی صفائی کے

لئےjanitorial staffکی کمپنی کوhireکر کےoutsourceکر رہے ہیں اور سی ٹی سکین مشین بھیinstall کر رہے ہیں۔ یہ تمام چیزیں جو میں نے آپ کو بتائی ہیں ان کی بہت لمبی لسٹ ہے۔ ہم نے مشینری خرید لی ہوئی ہے جیسے ہی ان کاwork repair and maintenance مکمل ہو گا ہم نے پھر صرف اس کو install ہی کرنا ہے۔ جیسے ہی IDAP اپنا کام مکمل کر کے ہمیں building deliverکرے گا ہم اس کے ایک ماہ کے اندر اندر تمام مشینری ان 40 کے 40 ہسپتالوں میں install کر دیں گے۔ اسی طرح ان 40 کے 40 ہسپتالوں میں آپ کو انشاءاللہ تعالیٰ separate ICUsبشمول ڈی ایچ کیو میں چار وینٹی لیٹرز کے ساتھ اور ٹی ایچ کیو میں دو وینٹی لیٹر کے ساتھ مہیا کئے جائیں گے۔ اسی طرح کارڈک کا شعبہcardiac monitor اور dialysis machines وہ تمام procurementہو چکی ہے جیسے ہیIDAPاپنا کام مکمل کر کے ہمیںbuilding deliverکرے گا ہم اس کے ایک ماہ کے اندر اندر تمام مشینریinstallکر دیں گے، جس میں آپ کا ہسپتال بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ کوئی اور ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ اس ہسپتال میں ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ کی تعداد کتنی ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ای این ٹی سپیشلسٹ موجود نہیں ہیں۔ ای این ٹی تو ہسپتال کا سب سے اہم شعبہ ہوتا ہے اور وہ ڈاکٹر صاحب اب ریٹائرڈ ہو چکے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس ہسپتال میں نئے سپیشلسٹ کب تک تشریف لائیں گے۔ گورنمنٹ کب تک ان کوappointکرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے ابھی کسی اور سوال کے جواب میں کہا تھا کہ ڈاکٹرز اورspecialistsکیavailabilityکرنے میں بھی کچھ رکاوٹیں ہوئی ہیں۔ ہم نے بہت سارے ڈاکٹرزrecruitکئے ہیں اور جہاں تک سپیشلسٹ کا تعلق ہے تو ان کے ہسپتال میں Nephrologistنہیں ہے اورNephrologistبہت مشکل سے ملتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہNephrologistکا اس وقت فقدان ہے لیکن ابھی وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے لندن میںHealth Road Showکیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ ہمارے بہت سارے پاکستانی ڈاکٹرز پاکستان چھوڑ کے جا چکے ہیں تو ان ڈاکٹرز کو اس بات پر قائل کیا

جائے کہ ہم ان کو اچھا package دیں گے اور جتنے پیسے وہ مانگتے ہیں ہم اتنے پیسے دینے کو تیار ہیں لیکن وہ اپنے ملک میں واپس آکر اپنے لوگوں کو serve کریں اور انشاءاللہ تعالیٰ اس سے اچھا response آرہا ہے جس کے نتیجے میں ہم incentive plan لے کر آرہے ہیں، ہم تنخواہ double سے triple کرنے کی offer کر رہے ہیں اور انشاءاللہ آپ کے H.R کی کمی کو فوری پورا کر لیا جائے گا۔ جہاں تک ای این ٹی کی حد تک بات ہے تو اُس کو ہم as soon as possible within days انشاءاللہ دے دیں گے۔

**الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، چنیوٹی صاحب ضمنی سوال پر ہیں۔

**الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** جناب سپیکر! ہمارے وزیر صاحب نے ابھی بتایا ہے کہ ہسپتالوں کی حالتِ زار کو بہتر کرنے کے لئے ایک طریق کار بنایا گیا ہے جس میں کروڑوں روپے دیئے جا رہے ہیں، ہسپتالوں کی دیواریں اور فرش بہت اچھے ہو رہے ہیں اور چھتوں کی زیب و زینت بھی کی جا رہی ہے۔

**جناب سپیکر:** آپ اس سوال پر ضمنی سوال کریں۔

**الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ ہمارے چنیوٹ کے ہسپتال کی حالت زار خوبصورت بنائی جا رہی ہے لیکن چھتوں کا سریا اور لنٹر گر رہا ہے۔

**MR SPEAKER:** This is no supplementary.

**الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** جناب سپیکر! کیا یہ اس کی مرمت کا بھی کوئی پروگرام رکھتے ہیں؟

**جناب سپیکر:** جی، بڑی مہربانی۔ انہوں نے پہلے ساری بات کر لی ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

**محترمہ نگہت شیخ:** جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9261 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع لاہور میں نیوٹریشن سپروائزر کے گریڈ اور کام سے متعلقہ تفصیلات

*9261: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کتنے ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کہاں کہاں اور کون کون سے گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان کے فرائض کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان میں کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ کارروائی کی گئی؟

**وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):**

(الف) ضلع لاہور میں 37 ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کام کر رہے ہیں۔ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

➢ ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کی ذمہ داریاں مندرجہ ذیل ہیں:

1. بنیادی مرکز صحت کے کیچ منٹ ایریا میں پائے جانے والے تمام گورنمنٹ کے سکولز کو وزٹ کرنا۔
2. طلباء و طالبات کی ذاتی صفائی کو بہتر بنانا اور سکول کی ماحولیاتی صفائی کو بہتر بنانے کے لئے ہدایات جاری کرنا۔
3. سکول کو طلباء و طالبات کی سکریننگ کرنا اور پڑھائی میں رکاوٹ بننے والی بیماریوں کی تشخیص کرنا، مثلاً آنکھ، بصارت کے مسائل، کان اور قوت سماعت کے مسائل، پیٹ درد کا ہونا، دانت درد ہونا یا دانتوں کا خراب ہونا، خارش اور دیگر جلدی بیماریوں کی شناخت اور دیگر بیماریوں کی شناخت کرنا اور بیمار بچوں کو بنیادی مرکز صحت ریفر کرنا۔
4. سکول کے اساتذہ کو ٹریننگ دینا تاکہ وہ طلباء و طالبات کو پڑھاتے وقت بچوں کی کارکردگی اور صحت کا جائزہ لے سکیں۔
5. طلباء و طالبات کا سہ ماہی مکمل طبی معائنہ کے لئے میڈیکل آفیسر کی مدد کرنا۔

6. اساتذہ اور طلباء و طالبات کے والدین کے مابین بہتر تعلق قائم کرنے کے لئے اقدامات کرنا۔
7. کمیونٹی کے افراد میں صحت کے بارے شعور اجاگر کرنا۔
8. بنیادی مرکز صحت کے فیلڈ سٹاف (سی ڈی سی سپروائزر، لیڈی ہیلتھ سپروائزر، ویکسینیٹر، سینٹری انسپکٹر) کے کام کو بطور فیلڈ انچارج سپروائز کرنا اور فیلڈ سٹاف کے کام کو بہتر بنانا۔
9. محکمہ صحت کی جانب سے اور حکومت پنجاب کی جانب سے دی گئی دیگر ذمہ داریوں کو سرانجام دینا۔

➢ ہر سال دیہاتی علاقوں کے سرکاری سکولوں میں بچوں کا سالانہ معائنہ کیا جاتا ہے اور ایسے بچے جن کو مزید صحت کے حوالے سے دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے ان کو ہسپتال ریفر کیا جاتا ہے۔

(ج) ان میں کسی بھی ملازم کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) پر میرا ضمنی سوال ہے کہ ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزر کے فرائض کے بارے میں، میں نے detail مانگی تھی لیکن یہاں پر ان کے جو فرائض بتائے گئے ہیں اس حوالے سے میری آپ کے توسط سے یہاں بیٹھے تمام ممبران سے گزارش ہو گی کہ اگر کسی کے حلقے کے سکول کو ہیلتھ سپروائزر آ کر visit کرتے ہیں یا بچوں کا check up کرتے ہیں تو بتائیں؟ یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ تین ماہ میں وہ ایک مرتبہ visit کرتے ہیں حالانکہ گورنمنٹ کا ایسا کوئی سکول نہیں ہے جہاں پر یہ visit ہوتا ہو اور دوسرا انہوں نے لکھا ہے کہ سکولوں میں بچوں کو ماحولیاتی آلودگی کی awareness بھی دی جاتی ہے۔ گورنمنٹ سکولوں کے باتھ رومز اتنے گندے ہیں تو اس awareness کا کوئی اثر نظر آتا ہے اور نہ ہی کبھی کوئی سپروائزر نظر آئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کا جلدی جواب دیں اور لمبا جواب نہیں دینا۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اس سوال کا جواب دوں گا کہ محترمہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ سکول نیوٹریشن سپروائزر وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھ کر میری

بات ہوئی ہے کیونکہ اُن کے ساتھ ہم سب نے مل کر زیادتی یہ کی ہے کہ ہم نے آج تک اُن سے وہ کام نہیں لیا جس کام کے لئے وہ recruit ہوئے تھے۔ سپروائزر کوئی ڈیٹنگی کا کام کر رہا تھا تو کوئی دوسرا کام کر رہا تھا۔ ان کی recruitment ہم نے نہیں کی بلکہ ہم سے پہلے ہو چکی تھی اور جو بندہ ایم اے اسلامیات تھا یا کوئی بھی ماسٹر ڈگری تھا اُس کو گریڈ 17 دے دیا گیا لیکن ان میں بہت اچھے کام کرنے والے بھی موجود ہیں۔ ہم پچھلے ڈیڑھ برس سے ماہرین سے study کروا رہے تھے جس پر ہم نے ایک idea بنا لیا ہے، ان کی job description بنا لی ہے، ان کے SOPs بنا لئے ہیں اور اس پر بہت سارا کام ہو چکا ہے۔ اب ہم ان کو ایک این ٹی ایس کا ٹیسٹ offer کرنے جا رہے ہیں جس ٹیسٹ کو جو پاس کرے گا اُس کو ریگولر کریں گے اور وہ صرف وہی کام کرے گا جس کے لئے وہ recruit ہوا ہو گا۔ میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ ماضی میں اُن سے وہ کام نہیں لیا جا سکا جس کے لئے وہ recruit ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔ چنیوٹی صاحب سوال نمبر بولیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 9265 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*9265: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ میں روزانہ 1700/1600 مریض اپنے علاج معالجہ کے لئے داخل ہوتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا 60 بیڈز کا ہسپتال ان مریضوں کے لئے کافی ہے کیا حکومت چنیوٹ میں 260 بیڈز کا ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بیماریوں کی تشخیص میں لیبارٹری کا قیام از حد ضروری ہے اور سرکاری ہسپتال میں لیبارٹری کے آلات اور کیمیکلز کے نہ ہونے کی وجہ سے لوگ پرائیویٹ لیبارٹریوں سے بھاری فیس ادا کر کے ٹیسٹ کروانے پر مجبور ہیں کیا حکومت ڈسٹرکٹ ہسپتال

چنیوٹ کی لیبارٹری اپ ڈیٹ کرنے کے لئے 20لاکھ روپے کی گرانٹ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں روزانہ 17/16سو مریض اپنے علاج معالجے کے لئے آتے ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال چنیوٹ ابتدا میں60بیڈز پر مشتمل تھا جو کہ اپ گریڈیشن کے بعد 85بیڈز کا ہو چکا ہے۔ مزید یہ کہ ہسپتال کی250 بستروں تک توسیع کا منصوبہ ترقیاتی سال18-2017کے بجٹ میں شامل کر دیا گیا ہے۔اس سلسلے میں ڈی سی چنیوٹ سے استدعا کی گئی ہے کہ مناسب جگہ کا انتخاب کریں۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ کی لیبارٹری مکمل فنکشنل حالت میں ہے جہاں روزانہ کی بنیاد پر متعدد ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔ حال ہی میں لیب کے لئے خریدے گئے آلات میں Plate, Reader, Electrolyte Analyzer, Chemistry Analyzerاور ٹی بی کے مریضوں کی تشخیص کے لئےGene Expert Machine، شامل ہیں۔

مزید برآں ہسپتال کیrevampingکا پروگرام جاری ہے۔ جس کے تحت ہسپتال کے لئے مزید آلات خریدنے کا ارادہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، جلدی ضمنی سوال کریں کیونکہ ٹائم بھی ختم ہو چکا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے اس میں گزارش کی تھی کہ ہمارے ہسپتال میں لیبارٹری کے آلات کم ہیں اور کیمیکلز بھی نہیں ہیں۔ میں ایم ایس سے ملا ہوں تو انہوں نے یہrequest کی ہے اور ڈی سی صاحب نے کہا ہے کہ اگر ہمیں لیبارٹری کو اپ گریڈ کرنے کے لئے فوری طور پر20لاکھ روپے دے دیئے جائیں تو مریضوں کا بہت سارا burdenکم ہو سکتا ہے اور مریض بیچارے باہر نہیں جائیں گے۔وزیر موصوف صاحب اس کی تسلی کروادیں کہ کب تک یہ چھوٹا سا فنڈ مہیا کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ ڈی ایچ کیو کی ہیلتھ کونسل کے پاس 50 لاکھ روپے ہوتے ہیں تو ایم ایس کو چاہئے کہ وہ اپنی ہیلتھ کونسل سے approve کروائیں، اس بات سے ان کو کس نے روکا ہوا ہے؟ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 9280 چودھری طارق سبحانی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تمام سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

### ضلع لاہور میں بہبود آبادی کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*8593: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں نیز ان دفاتر میں آنے والے سائلین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ب) بہبود آبادی کے ان دفاتر میں کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں فیملی ویلفیئر کے کتنے دفاتر ہیں؟

(د) ضلع لاہور میں فیملی ویلفیئر کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں نیز ان دفاتر میں آنے والے سائلین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ہ) ضلع میں موجود فیملی ویلفیئر کے دفاتر میں کل کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع لاہور میں درج ذیل دفاتر واقع ہیں:

- ایک ضلعی پاپولیشن ویلفیئر آفس واقع 15اولڈF.C.C.لاہور
- دوعدد تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفس واقع 15اولڈF.C.C.لاہور

ضلعی آفس لاہور میں ضلع کی سطح پر ایک انفارمیشن ڈیسک قائم کیا گیا ہے جہاں پر آنے والے سائلین کو فیملی پلاننگ سے متعلق معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔

(ب) محکمہ بہبودِ آبادی ضلع لاہور میں ایک ضلعی دفتر اور دو تحصیل دفاتر کام کر رہے ہیں۔

ان میں تعینات ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے :

| منظور شدہ تعداد | حاضر سروس تعداد | خالی اسامیاں |
|---|---|---|
| 40 | 25 | 5 |

(ج) ضلع لاہور میں بہبود آبادی کے آٹھ فیملی ہیلتھ کلینکس جن میں سے ایک صرف مرد حضرات کے لئے مختص ہے مزید بر آں 101 فلاحی مراکز بھی کام کر رہے ہیں جہاں پر منصوبہ بندی سے متعلقہ معلومات و خدمات عوام الناس تک بہم پہنچائی جاتی ہیں۔

(د) ضلع لاہور میں قائم آٹھ فیملی ہیلتھ کلینکس اور 101 فلاحی مراکز کی مکمل تفصیل(Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں بہبودِ آبادی کے فیملی ہیلتھ کلینکس میں ڈاکٹرز کے ذریعے مرد و خواتین کے لئے درج ذیل سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں:

1- مانع حمل طریقوں کی فراہمی:

- عارضی طریقے (کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD)
- امپلانٹس (Implants)
- مستقل طریقے (نس بندی، نل بندی)
- عام بیماریوں کا علاج
- ڈاکٹرز، پیرا میڈکس، CMWs اور NGOs کے Service Providers کو بھی ان طریقوں کے متعلق ٹریننگ دی جاتی ہے۔

2- مشورہ برائے:

- بانجھ پن
- تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں
- تولیدی نظام سے متعلق کینسرز

3- زچہ بچہ کی دیکھ بھال:

- پیدائش سے پہلے(Antenatal care)
- پیدائش کے بعد(Postnatal care)

4۔ سکول اور کالج کے طالب علموں کو تولیدی صحت سے متعلق بنیادی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

ضلع لاہور میں بہبودِ آبادی کے فلاحی مراکز میں فیملی ویلفیئر ورکرز کے ذریعے مرد و خواتین کے لئے درج ذیل سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں:

1۔ مانع حمل طریقوں کی فراہمی:

- عارضی طریقے(کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD)
- عام بیماریوں کا علاج

2۔ مشورہ برائے:

- بانجھ پن
- تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں
- تولیدی نظام سے متعلق کینسرز

3۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ(میل اور فی میل)اپنے مقرر کردہ علاقوں میں (eligible couples)کو رجسٹر کرنے کے ساتھ ساتھ انکو خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں۔

4۔ زچہ بچہ کی دیکھ بھال:

- پیدائش سے پہلے(Antenatal care)
- پیدائش کے بعد(Postnatal care)

مزید سہولیات کی فراہمی کے لئے FHC کی طرف راہنمائی کی جاتی ہے۔

(ہ) ضلع لاہور کے فیملی ہیلتھ کلینکس میں تعینات ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:

| منظور شدہ تعداد | حاضر سروس تعداد | خالی اسامیاں |
|---|---|---|
| 102 | 89 | 13 |

ضلع لاہور میں فیملی ویلفیئر سنٹرز میں تعینات عملہ کی تعداد درج ذیل ہے:

| منظور شدہ تعداد | حاضر سروس تعداد | خالی اسامیاں |
|---|---|---|
| 507 | 443 | 64 |

## ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کے ملازمین اور علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

*8871: میاں طارق محمود: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے مراکز کس کس شہر، قصبہ اور گاؤں میں چل رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں اس محکمہ کے کتنے ملازمین عہدہ گریڈوار کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ نے سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنے افراد کو علاج معالجہ کی سہولیات میسر ہوئیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کا ان دو سالوں کا بجٹ کتنا تھا؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ کے پاس کتنے موبائل یونٹ ہیں؟

(و) اس ضلع میں محکمہ کی کون کون سی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کے کل 84 فلاحی مراکز عوام کی فلاح و بہبود کے لئے خاندانی منصوبہ بندی سے متعلقہ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان مراکز کی تفصیل Flag-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کے کل 494 ملازمین اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ملازمین کی عہدہ، گریڈوار تفصیل Flag-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کے 84 فلاحی مراکز، تین فیملی ہیلتھ کلینک اور تین موبائل سروس یونٹ نے 16۔2015 میں 171,539 اور 17۔2016 (مارچ 2017) میں 207,769 کلائنٹس کو خاندانی منصوبہ بندی اور جنرل ادویات کی سہولیات فراہم کیں۔

(د) ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کا بجٹ درج ذیل ہے:

16۔2015 79.29 ملین

17۔2016 73.77 ملین

(ہ) ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کے تین موبائل سروس یونٹ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(و) ضلع گجرات میں محکمہ بہبود آبادی کی خالی اسامیوں کی تفصیل Flag-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## سینئر میڈیکل آفیسرز کے پروموشن کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*7246: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں اور مراکز صحت میں گریڈ 19 کے سینئر میڈیکل آفیسرز کی 1500 کے قریب اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میڈیکل آفیسرز گریڈ 18 کی ترقی کا کیس پچھلے چھ ماہ سے مکمل ہے لیکن محکمہ صحت سول سیکرٹریٹ اور ڈی جی ہیلتھ پنجاب آفس کے افسران کی وجہ سے ان کی ترقی نہیں ہو رہی؟

(ج) کیا حکومت ان خالی اسامیوں پر ڈاکٹرز کی ترقی جلد از جلد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) درست نہ ہے۔ گزشتہ سال میں ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسرز بی ایس۔19 کی 1183 اسامیاں خالی تھیں لیکن اکثر سینئر میڈیکل آفیسرز کا کیس برائے ترقی مکمل نہ تھا۔ تاہم محکمہ کی بھرپور کوششوں کے نتیجہ میں ان ڈاکٹر صاحبان کا سروس ریکارڈ مکمل کیا گیا۔ اُن کا کیس بطور ترقی ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسرز (بی ایس۔19) کے لئے محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے صوبائی پروموشن بورڈ ایس اینڈ جی اے ڈی کو گزشتہ سال بھیجا تھا۔

(ب) درست نہ ہے۔ متعلقہ پروموشن بورڈ کے تحت پروموشن میٹنگز مورخہ 03-10-2016, 16-11-2016 & 16-12-2016 کو منعقد ہوئی تھی۔ جس میں 1179 سینئر میڈیکل آفیسرز (بی ایس۔18) کے پروموشن کیسز زیر غور ہوئے۔ وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بعد 549 سینئر

میڈیکل آفیسرز (بی ایس۔18) کا ترقی کا نوٹیفکیشن کر دیا گیا ہے جبکہ بقیہ سینئر میڈیکل آفیسرز کی ترقی سروس ریکارڈ مکمل نہ ہونے کی بناء پر منظوری نہ ہو سکی۔

مزید 171 سینئر میڈیکل آفیسرز کی ترقی کا کیس تیار کیا جا رہا ہے ترقی پانے والے ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسرز میں سے 292 کے آرڈرز مورخہ 2017-03-02 اور 2017-03-27 جاری ہو چکے ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ محکمہ ہذا ڈاکٹرز کی تمام اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ سروس ریکارڈ نامکمل ہونے کی بناء پر نہ ہو سکی۔ محکمہ ان سینئر میڈیکل آفیسرز (بی ایس۔18) کے سروس ریکارڈ کو مکمل کروانے کے لئے بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ جونہی ان سینئر میڈیکل آفیسرز (بی ایس۔18) کا کیس سنیارٹی پوزیشن کے مطابق تیار ہو جائے گا تو پروموشن بورڈ ایس اینڈ جی اے ڈی کو بھجوا دیا جائے گا۔

## ضلع ننکانہ صاحب کے بی ایچ یو میں ادویات اور فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*6194: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں کتنے بی ایچ یوز ہیں ہر بی ایچ یوز کا سال 14-2013 میں ادویات کے بجٹ کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ سال میں کتنے مریضوں کو آؤٹ ڈور چیک کیا گیا اور کتنے مریضوں کو داخل کیا گیا، ان مریضوں کو کتنی مالیت کی ادویات دی گئی؟

(ج) ہر بی ایچ یو میں مذکورہ سال میں کتنے مریضوں کے کس کس نوعیت کے آپریشن کئے گئے ہیں، ان کی تعداد و تفصیل بتائی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں کل 48 بی ایچ یوز ہیں اور ہر بی ایچ یو کے لئے سال 14-2013 میں ادویات کا -/304044 روپے بجٹ تھا۔

(ب) تمام بی ایچ یوز کے آؤٹ ڈورز میں سال 14-2013 میں کل 650376 مریضوں کو چیک کیا گیا تھا اور بی ایچ یوز پر مریضوں کو داخل نہیں کیا جاتا۔اِن مریضوں کو۔/14153227 روپے کی مفت ادویات فراہم کی گئی تھیں۔

(ج) بی ایچ یوز پر مریضوں کا آپریشن نہ کیا جاتا ہے۔

## منڈی بہاؤالدین: سول ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*8086: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سول ہسپتال منڈی بہاؤالدین کتنے بلاک اور وارڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں ڈاکٹرز کی مختلف گریڈ اور عہدہ کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اس وقت کتنی خالی ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سی مسنگ فسلیٹیز ہیں؟

(د) اس ہسپتال کا 15-2014 اور 16-2015 کا بجٹ مدوار کتنا تھا؟

(ہ) ادویات کی خرید پر کتنی رقم ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟

(و) حکومت اس ہسپتال کو تمام سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) منڈی بہاؤالدین ضلعی ہسپتال میں ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ، ڈائیلسز وارڈ، گائنی ڈیپارٹمنٹ، آئی ڈیپارٹمنٹ، شعبہ بیرونی مریضاں، میل وارڈ اور فی میل وارڈ کے علاوہ چلڈرن ہسپتال بھی ضلع منڈی بہاؤالدین کا حصہ ہیں۔ہسپتال میں ریویمپنگ کے تحت نئے شعبہ جات کی تعمیر یکم مئی سے شروع ہو رہی ہے۔شعبہ جات میں نیو ایمرجنسی بلاک، نیو ڈائیلسز وارڈ، نیو گائنی وارڈ، نیا برن یونٹ، بچوں کی وارڈ، سی ٹی سکین، آئی سی یو، سی سی یو، فزیو تھراپی

ڈیپارٹمنٹ ، حکیم اور ہومیو پیتھک ڈاکٹر کے لئے نیو OPD بنایا جا رہا ہے۔ شعبہ جات 30۔ ستمبر تک مکمل ہو جائیں گے۔

(ب) پرنسپل میڈیکل آفیسر (بی ایس۔20)، کی ٹوٹل اسامیاں پانچ ہیں جس میں سے تین خالی ہیں۔

پرنسپل وومن میڈکل آفیسر (بی ایس۔20)، کی ایک اسامی ہے اور خالی ہے۔

APMO (بی ایس۔19) کی ٹوٹل اسامیاں 16 ہیں اور جس میں سے 14 خالی ہیں۔

APWMO (بی ایس۔19) کی ٹوٹل اسامیاں 7 ہیں اور تمام خالی ہیں۔

Dental Surgeon (بی ایس۔18) کی ٹوٹل اسامیاں 2 ہیں اور دونوں فل ہیں۔

سپیشلسٹ (بی ایس۔18)، کی ٹوٹل اسامیاں 15 ہیں اور جس میں سے 8 خالی ہیں۔

SMO (بی ایس۔18) کی ٹوٹل اسامیاں 30 ہیں اور جس میں سے 25 خالی ہیں۔

SWMO (بی ایس۔18) کی ٹوٹل اسامیاں تین ہیں اور جس میں سے ایک خالی ہے۔

CMO/MO (بی ایس۔17) کی ٹوٹل اسامیاں 15 ہیں اور جس میں سے ایک خالی ہے۔

WMO (بی ایس۔17) کی ٹوٹل اسامیاں دو ہیں اور دونوں فل ہیں۔

ان تمام اسامیوں کو فل کرنے کے لئے محکمہ صحت پنجاب نے اخبارات میں اشتہارات دے رکھے ہیں اور ڈسٹرکٹ سلیکشن کمیٹی ہر جمعرات کو انٹرویو لے رہی ہے۔ مزید برآں سیکرٹری صحت نے ٹی ایچ کیو پھالیہ سے میڈیکل سپیشلسٹ کی ہفتہ میں تین دن کی ڈیوٹی ضلعی ہسپتال منڈی بہاؤالدین میں لگا رکھی ہے۔ اسی طرح جہلم سے تین بچوں کے سپیشلسٹ کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے جو ہفتہ میں دن اپنی ڈیوٹی منڈی بہاؤالدین ہسپتال میں ادا کر رہے ہیں۔

سیکرٹری ہیلتھ نے ایک نئے نوٹیفکیشن کے تحت APMO, SMO کی سیٹوں پر فریش میڈیکل گریجویٹ ،بحیثیت میڈیکل آفیسر لگانے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ ہسپتال ہذا میں سٹاف نرسز کی 28، ایمرجنسی میڈیکل آفیسر 11، میڈیکل آفیسر 10، فارماسسٹ دو، فزیو تھراپسٹ، الائیڈ ہیلتھ پروفیشنل بارہ ، کی نئی اسامیوں کی منظوری دے دی ہے۔ این ٹی ایس لسٹ کے بعد ان کی تقرری آخری مراحل میں ہے۔

(ج) سی ٹی سکین، ٹراما سنٹر، ایم آر آئی، برن یونٹ، آئی سی یو، سی سی یو، بچوں کے وارڈ، فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ، ان کی تعمیر یکم مئی سے 30۔ ستمبر تک تکمیل کے آخری مراحل تک پہنچ جائے گی۔

(د) مدوار بجٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) 2014-15میں ادویات پر1000000روپے خرچ ہوئے2015-16میں ادویات پر 21144000روپے خرچ ہوئے حالیہ بجٹ میں91600000روپے کی ادویات کی خریداری کا کام تکمیل کے آخری مراحل میں ہوئی ہے۔ اکثر ادویات آچکی ہیں۔

(و) Revamping کے تحت مختلف ڈیپارٹمنٹ کی تعمیر، ڈاکٹروں کی خالی سیٹوں کو پر کرنے کے لئے مختلف طریق کار پر عمل پیرا ہونا۔ ڈاکٹروں، نرسوں کی نشستوں میں اضافہ اور حالیہ بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ صفائی کا نظام، سکیورٹی پارکنگ اور MEP کے نظام کو outsource کرنا اس چیز کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ حکومت ان تمام سہولیات کو فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

## لاہور: سرکاری ہسپتالوں میں پارکنگ سے متعلقہ تفصیلات

*8125: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں سائیکل، موٹر سائیکل اور کار سٹینڈ کے ٹھیکے کون، کس قانون کے تحت الاٹ کرتا ہے، وضاحت فرمائیں؟

(ب) ان ہسپتالوں میں سائیکل، موٹر سائیکل اور کار کی پارکنگ پر کتنی فیس مقرر کی گئی ہے، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں میں ٹھیکیدار سواری کھڑی کرنے پر زیادہ پیسے وصول کرتے ہیں، اگر ہاں تو ایسے ٹھیکیداروں کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا حکومت ان ہسپتالوں میں مریضوں کے لواحقین کے لئے پارکنگ فری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) لاہور کے تمام بڑے سرکاری ٹیچنگ ہسپتال (گنگارام، سروسز، میو، جناح اور جنرل) سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے زیر سایہ ہیں اور ان متعلقہ ہسپتال کا میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سائیکل اور کار سٹینڈ کے ٹھیکے دینے کا مجاز ہے اور یہ تمام ہسپتال ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے انتظامی امور میں فال نہیں کرتے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے زیر انتظام کسی بھی ہسپتال میں THQ's BHU's, RHC's, and Dispenseries. Etc پارکنگ سٹینڈ کی کوئی بھی فیس وصول نہیں کی جاتی اور سائیکل و موٹر سائیکل اور کار کی دیکھ بھال کے لئے ڈیوٹی اوقات میں چوکیدار تعینات ہے۔

(ج) ایضاً

(د) حکومت کی مروجہ کردہ پالیسیوں کے تحت ہے۔

## ضلع گجرات میں ڈسپنسر کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*8185: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں سال 2016 میں بھرتی ہونے والے ڈسپنسرز کے نام اور پتا جات بتائے جائیں؟

(ب) کل کتنی اسامیاں ڈسپنسر کی خالی تھیں جن پر جولائی 2016 اور اگست 2016 میں بھرتی ہوئی؟

(ج) کیا ڈسپنسر کے لئے کوئی میرٹ کی پابندی ہے اگر ہے تو میرٹ کی لسٹ فراہم کی جائے جس کے تحت یہ بھرتی ہوئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع گجرات میں کوالیفائیڈ ڈسپنسر ہونے کے باوجود ضلع سے باہر سے بھرتی کی گئی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) محکمہ صحت ضلع گجرات میں سال2016 میں بھرتی ہونے والے ڈسپنسرز کے نام اور پتاجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ صحت ضلع گجرات میں جولائی اور اگست 2016 میں کل 10 اسامیاں خالی تھیں جن پر بھرتی کی گئی تھی۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق ڈسپنسرز کے لئے میرٹ کی پابندی ہے اور محکمہ صحت گجرات میں میرٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی بھرتی کی جاتی ہے اور اگست 2016 میں جن ڈسپنسرز کو بھرتی کیا گیا تھا ان کی میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق ضلعی حکومت محکمہ صحت گجرات کی جانب سے جو اشتہار اخبار میں مشتہر کیا گیا تھا اس میں صوبہ پنجاب کے سکونتی خواہش مند امیدواروں سے درخواستیں طلب کی گئی تھیں اس لئے صوبہ پنجاب کا کوئی بھی سکونتی اس اسامی کے لئے درخواست جمع کرواسکتا ہے اور میرٹ پر آنے کی صورت میں بھرتی بھی ہو سکتا ہے۔

## ڈی ایچ کیو لیول سول ہسپتال ڈسکہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*5401: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ڈی ایچ کیو لیول سول ہسپتال ڈسکہ میں صاف پانی کے لئے کوئی فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

سول ہسپتال ڈسکہ میں پینے والے پانی کے لئے فلٹریشن پلانٹ کی سہولت پہلے سے ہی موجود ہے۔

## گجرات: میڈیکل سٹوروں کی تعداد اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*8279: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت ضلع گجرات میں کل کتنی فارمیسی / میڈیکل سٹور ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے رجسٹرڈ اور کتنے بغیر رجسٹریشن کے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میڈیکل سٹورز پر کوالیفائیڈ بندہ موجود ہوتا ہے اس کی کوالیفکیشن کیا ہے اور اس کا کتنا تجربہ ہوتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے حکومت میڈیکل سٹور کو بہتر بنانے اور سرکاری ہسپتال میں لوگوں کو بہترین سہولتیں مہیا کرنے کے لئے Life Pharmacy stores متعارف کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ایسا نظام لانے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے میڈیسن چوری بھی نہ ہو اور اصل حقدار تک بھی پہنچ جائے اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع گجرات میں ریکارڈ کے مطابق کل فارمیسی / میڈیکل سٹورز کی تعداد 666 ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں رجسٹرڈ فارمیسی اور میڈیکل سٹورز کی تعداد 666 ہے اور محکمہ صحت گجرات کی معلومات کے مطابق کوئی فارمیسی یا میڈیکل سٹور رجسٹریشن کے بغیر نہ ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ میڈیکل سٹور پر پالیسی کے مطابق کوالیفائیڈ بندہ کا ہونا ضروری ہے۔ فارمیسی کے لئے فارماسسٹ جبکہ میڈیکل سٹور کے لئے اسسٹنٹ فارماسسٹ کی کوالیفکیشن کا ہونا ضروری ہے جبکہ تجربے کی کوئی میعاد طے نہ کی گئی ہے۔

(د) جی نہیں! یہ درست نہ ہے کہ Life Pharmacy Stores متعارف کروانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ہ) جی ہاں! حکومت پنجاب میڈیسن کی چوری کو روکنے اور اُن کی حقداروں تک ترسیل کے لئے حکومتی ادویات QR کوڈ اور سیریلائزیشن کا سسٹم متعارف کروایا ہے جس کی بدولت حکومتی ادویات کی بازار میں خرید و فروخت کو روکا جا سکے گا۔

## ضلع میانوالی میں ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف اور ڈی ایچ کیو ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*8634: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں ڈی ایچ کیو ہسپتال اور ٹی ایچ کیو ہسپتال کتنے اور کس کس شہر میں قائم ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ڈاکٹرز اور ماہرین (سپیشلسٹ) ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں کتنی نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی سیٹ خالی ہیں؟

(ج) ہر ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اور ان میں مزید کتنے بلاک / بیڈز کے کمرہ جات بنانے کی ضرورت ہے؟

(د) ان میں کتنی ایمبولینس، طبی مشینری اور لیبارٹریز ہیں کتنی فنکشنل ہیں اور کتنی خراب ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی سہولیات حکومت سال 17-2016 میں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع میانوالی میں ایک ڈی ایچ کیو ہے اور تین ٹی ایچ کیو ہسپتال، کالاباغ، عیسٰی خیل اور پپلاں میں ہیں۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع میانوالی میں موجود ڈی ایچ کیو میں 313 بیڈز اور ہر ٹی ایچ کیو 120 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(د) ایمبولنسیں ریسکو 1122 کے حوالے کر دی گئی ہیں اور پانچ فنکشنل لیبارٹریز ہیں۔

(ہ) حکومت پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے 17-2016 میں ہسپتالوں کی ریویمپنگ کا پروگرام بنایا ہے۔ جس میں طبی آلات کی امپروومنٹ، کنٹین، سیکورٹی گارڈ، پارکنگ، لانڈری، سروس کی آؤٹ سورسنگ اور Standards Minimum Service Delivery (MSDS) پر عملدرآمد شامل ہے۔

## سول ہسپتال ڈسکہ میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*8749: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ میں کتنے سپیشلسٹ ڈاکٹرز موجود ہیں اور کتنی سیٹیں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی ہیں؟

(ب) سول ہسپتال ڈسکہ میں کل کتنا سٹاف ہے کتنا کلیریکل سٹاف ہے جملہ سٹاف کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) اٹھارہ منظور شدہ سیٹیں ہیں۔

13 تعینات ہیں۔

پانچ سیٹیں خالی ہیں۔

(ب) 251منظور شدہ سیٹیں ہیں۔
222تعینات ہیں۔
29 سیٹیں خالی ہیں۔
کلیریکل سٹاف کی فہرست درج ذیل ہے۔
ایک ہیڈ کلرک کی سیٹ منظور شدہ ہے، ایک ہی تعینات ہے۔
دو سینئر کلرک کی سیٹیں منظور شدہ ہیں، دو ہی تعینات ہیں۔
تین جونیئر کلرک کی سیٹیں منظور شدہ ہیں، ایک موجود ہے۔ دو سیٹیں خالی ہیں۔
(جملہ سٹاف کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

## ضلع کونسل بہاولپور میں ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*8922: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع کونسل بہاولپور کے زیر انتظام کتنی ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ڈاکٹر، پیرامیڈیکل اور دوسرا اسٹاف تعینات ہے کتنی اسامیاں خالی ہیں خالی اسامیوں پر تعیناتی کا کیا پروگرام ہے ڈسپنسری وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع کونسل بہاولپور کے زیر انتظام 58 درج ذیل ڈسپنسریاں ہیں۔

| | |
|---|---|
| رورل ڈسپنسریاں | 51عدد |
| یونانی ڈسپنسریاں | 05عدد |
| ہومیو ڈسپنسریاں | 02عدد |
| کل میزان | 58عدد |

(ب) ان میں دو ڈاکٹر، 67 پیرامیڈکس اور 120 دوسرا اسٹاف تعینات ہے جس میں سے 62 مختلف اسامیاں خالی ہیں۔ خالی اسامیوں کی تعیناتی سے متعلق حکومت پنجاب، محکمہ صحت سے احکامات آنے کے بعد تعیناتی کی جاسکتی ہے۔ ڈسپنسری وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## چنیوٹ، ڈسٹرکٹ ہسپتال میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8932: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال چنیوٹ اور محکمہ صحت ضلع چنیوٹ میں ڈاکٹرز اور دیگر کون کون سی اسامیاں خالی ہیں کیا حکومت ان اسامیاں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہیں اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) ضلع چنیوٹ میں کتنے سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائز اور سپورٹ کوآڈینیٹرز کام کر رہے ہیں ان کے فرائض کیا کیا ہیں اگر ان کی اسامیاں خالی ہیں تو کتنی، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ان خالی اسامیوں پر کب تک اہل افراد کو تعینات کر دیا جائے گا کیا بجٹ 18-2017 میں ان کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کے لئے رقم مختص کی جائے گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنیوٹ میں 296 اسامیاں منظور شدہ ہیں جبکہ 139 اسامیوں پر ملازمین کام کر رہے ہیں اور 157 اسامیاں تا حال خالی ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنیوٹ میں میڈیکل آفیسرز کی 26 اسامیوں میں سے 13 سیٹوں پر میڈیکل آفیسرز کام کر رہے ہیں جبکہ وومن میڈیکل آفیسرز کی 12 اسامیوں میں سے اس وقت 7 اسامیاں خالی ہیں۔ حکومت پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر مرحلہ وار تمام اسامیوں کو پُر کر رہی ہے۔ سپیشلسٹ ڈاکٹرز کو خصوصی pay package کے تحت مختلف ہسپتالوں میں لگایا جا رہا ہے۔ محکمہ صحت ضلع چنیوٹ (مع ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنیوٹ) سیٹوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزرز کی ٹوٹل منظور شدہ سیٹیں 36 ہیں۔ ان میں سے 32 سیٹوں پر سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزرز کام کر رہے ہیں جبکہ چار سیٹیں خالی ہیں۔ ضلع چنیوٹ میں سپورٹس کوآرڈینیٹر کی سیٹیں نہ ہیں۔

سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپروائزرز کے فرائض درج ذیل ہیں:

1. اپنے متعلقہ یونین کونسل کے ایلیمنٹری لیول تک کے سکولوں کے بچوں کو سکرین کرنا اور جن بچوں میں کوئی نہ کوئی مسئلہ نظر آئے ان کو ہسپتال بھجوانا اور ان کا علاج کروانا تاکہ وہ ہمیشہ کی معذوری اور پریشانی سے بچ سکیں۔
2. اساتذہ اور بچوں کو مختلف بیماریوں کی آگاہی دینا اور ان کے لائف سٹائل ہیلتھی لائف سٹائل میں تبدیل کرنا اور اس طرح نہ صرف خود ہیلتھی لائف گزاریں گے بلکہ کمیونٹی میں بھی تبدیلی لائیں گے۔
3. اپنی یونین کونسل میں بطور انچارج آؤٹ ریچ ٹیم کام کرنا جو کہ حفاظتی ٹیکہ جات متعدد دی بیماریوں کا کنٹرول صفائی وغیرہ کے کام کو سرانجام دیتی ہیں۔
4. یونین کونسل لیول پر محکمہ صحت کی جتنی بھی کمپین ہوتی ہیں ان کو سپروائز کرنا اور اس کے علاوہ ضلعی لیول پر سیمینار کروانا۔
5. سکولوں میں SMC میٹنگ میں شامل ہو کر SMC ممبران کو مختلف بیماریوں پر آگاہی دینا۔
6. LHW اور CMW کے ہیلتھ ہاؤسز کو وزٹ کرنا ان کی حاضری کو یقینی بنانا اور ان کے ٹارگٹ حاصل کرنے میں ان کی مدد کرنا۔
7. تمام تر کام جو کہ محکمہ کی طرف سے دیئے جائیں ان کو بخوبی سرانجام دینا۔ جیسے کہ لیگل آفیسر، SO پروگرام IRMNCH، ڈسٹرکٹ فوکل پرسن EPI، ڈسٹرکٹ فوکل پرسن بائیومیٹرک، تحصیل فوکل پرسن EPI اور تحصیل فوکل پرسن بائیومیٹرک وغیرہ۔

(ج) مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد ان خالی اسامیوں پر بھرتی کی جائے گی۔ حکومت کی طرف سے ان کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کے لئے ہر سال رقم مختص کی جاتی ہے۔

## ٹی ایچ کیو حویلی لکھا میں کارڈک ڈاکٹر اور کارڈک ایمرجنسی

کی سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*8993: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال حویلی لکھا میں کارڈیالوجی کا کوئی ڈاکٹر اور کارڈک ایمرجنسی میں ECG مشین سمیت کوئی مشین موجود نہ ہے حکومت کب تک یہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ کرتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

حویلی لکھا میں چالیس بیڈ کا تحصیل لیول ہسپتال ہے جس میں کارڈیک کا شعبہ نہ ہے اور کارڈیالوجسٹ کی پوسٹ بھی منظور شدہ نہ ہے۔

- حکومت پنجاب کی منظور شدہ پالیسی کے مطابق کسی بھی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں دل کے امراض کا وارڈ موجود نہیں ہوتا اور نہ دل کے ڈاکٹر کی اسامی منظور ہے۔ اس مقصد کے لئے مریضوں کو ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں بھیجا جاتا ہے۔ جہاں مناسب اور ضروری عملہ 24 گھنٹے موجود ہوتا ہے۔
- تحصیل لیول ہسپتال حویلی لکھا میں جنرل ایمرجنسی میں ای سی جی مشین سمیت تمام ضروری مشینری موجود ہے اور کام کر رہی ہے اور عوام کو ایمرجنسی کی تمام سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

لاہور: سول ہسپتال مانگا منڈی کے رقبہ اور بیڈز سے متعلقہ تفصیلات

*8998: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سول ہسپتال مانگا منڈی لاہور کتنے رقبہ پر اور کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنے ڈاکٹرز اور عملہ تعینات ہیں ان کے نام عہدہ گریڈ اور عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ج) اس ہسپتال کا سال 17-2016 کا بجٹ مد وار بتائیں؟

(د) اس ہسپتال میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ہ) اس میں کون کون سی اشیاء کی ضرورت ہے کب تک یہ فراہم کی جائیں گی؟

(و) اس میں کتنے سرکاری کوارٹر ہیں اور یہ کن کن کے استعمال میں ہیں؟

**وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):**

(الف) سول ہسپتال مانگا منڈی 37 کنال کے رقبہ پر محیط ہے اور یہ 20 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) اس میں 7 ڈاکٹر اور 48 دیگر عملہ تعینات ہے جس کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی وار لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) اس ہسپتال کا سال 2016-17 کا بجٹ 24685133 ہے اور اس کی مد وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ہسپتال میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں:

1. دو لیڈی ڈاکٹرز تعینات ہیں اور ایک لیڈی ڈاکٹر کی سیٹ خالی ہے جو کہ بہت جلد تعینات ہو جائے گی۔
2. ہومیو ڈاکٹر کی سیٹ عرصہ سات ماہ سے خالی ہے۔
3. رورل ہیلتھ انسپکٹرز کی چار اسامیاں عرصہ بیس سال سے خالی ہیں (پچیس سال قبل گورنمنٹ نے رورل ہیلتھ انسپکٹرز کا کورس ختم کر دیا تھا جس کی وجہ سے اس پوسٹ کے اہل افراد دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے یہ پوسٹیں خالی ہیں)
4. انستھیزیا اسسٹنٹ کی پوسٹ عرصہ تین سال سے خالی ہے، بھرتی کا پراسس شروع ہے۔
5. وارڈ سرونٹ کی سیٹ عرصہ سات ماہ سے خالی ہے۔

(ہ) ہسپتال ہذا کی ضرورت کے مطابق تمام اشیاء(equipment) موجود ہیں تاکہ صحت کی سہولیات کو مزید بہتر کرنے کے لئے مزید equipment مہیا کرنے کے لئے کوشش جاری ہے۔ جس میں Analyzer, 30 kv Generator, ECG Machine, Chemistry Cardiac Monitor شامل ہے۔

(و) اس میں چودہ سرکاری کوارٹر ہیں جن میں سے تین کوارٹر خالی ہیں اور گیارہ کوارٹر مندرج ذیل افراد کے زیر استعمال ہیں:

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1- | نرگس بشیر، چارج نرس | 2- | عامر اقبال ڈسپنسر |
| 3- | فرزانہ ریاض، مڈوائف | 4- | غلام مجتبیٰ، لیب اسسٹنٹ |
| 5- | حافظ محمد فیاض، ڈسپنسر | 6- | ذوالفقار علی، کلرک |
| 7- | عبدالرشید، ڈرائیور | 8- | محمد امین، ڈرائیور |
| 9- | محمد سرور، وارڈ سرونٹ | 10- | حنیفاں بی بی، دائی |
| 11- | محمد یوسف، چوکیدار | | |

## ای ڈی او ہیلتھ، ڈی او (ایچ) اور ایم ایس کی تعیناتی کا معیار و دیگر تفصیلات

*9068: **چودھری اشفاق احمد:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں ای ڈی او (ہیلتھ، ڈی او (ایچ) اور ایم ایس کی تعیناتی کے لئے کیا معیار تعلیم اور تجربہ درکار ہے؟

(ب) کیا ان پوسٹوں پر تعیناتی کے لئے کوئی کمیٹی بنی ہوئی ہے تو اس کمیٹی میں کون کون سے افسران یا افراد شامل ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) ان اسامیوں پر زیادہ سے زیادہ عرصہ تعیناتی کتنا ہے؟

(د) کس کس ضلع میں کون کون سے افسران مقررہ میعاد سے زائد تعینات ہیں ان کی تعیناتی کی وجوہات بتائیں؟

**وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):**

(الف) EDO(H)/CEO(DHA) کے لئے درج ذیل تعلیم اور تجربہ درکار ہے

تعلیم:

i. MBBS (HEC اور PMDC سے منظور شدہ)

ii. پبلک ہیلتھ میں ڈگری یا ڈپلومہ، MPH/DPH، MBA (Hospital Management) یا مساوی (HEC اور PMDC سے منظور شدہ)

تجربہ:

محکمہ صحت میں کم از کم 15 سال کام کا تجربہ بشمول کسی سینئر مینجمنٹ پوسٹ پر کم از کم 5 سال کا تجربہ،

ایم ایس، ڈی ایچ او، اور ڈی او (ایچ) کے لئے درج ذیل تعلیم اور تجربہ درکار ہے

تعلیم:

i. MBBS اور MPH/DPH (HEC اور PMDC سے منظور شدہ)

تجربہ:

15 سالہ تجربہ بشمول کسی انتظامی پوسٹ پر 5 سال سے زائد کام کا تجربہ

(ب) جی ہاں! ان پوسٹوں (CEO,DHA) پر تعیناتی کے لئے کمیٹی قائم کی گئی ہے جو درج ذیل افراد پر مشتمل ہے:

| | | |
|---|---|---|
| i. | Additional Chief Secretary | Chairman |
| ii. | Secretary Services(S&GAD) | Member |
| iii. | Secretary P&SHCD | Member |
| iv. | Secretary SH&MED | Member |
| v. | Secretary Regulations(S&GAD) | Member |
| vi. | Dr. Faisal Masood(Ex-VC KEMU) | Member |
| vii. | Dr. Naeem-ud-din-Mian (CEO Contech International) | Member |

درج بالا کمیٹی وزیر اعلیٰ کی منظوری کے بعد قائم کی گئی ہے۔

MS/DHO/DO(Health) کی تعیناتی کے لئے APMO(BS-19) تک رینک کا کوئی بھی افسر جو متعلقہ تعلیم اور تجربہ کے معیار پر پورا اترتا ہو تعینات کیا جا سکتا ہے۔

(ج) CEOs کی تعیناتی کا عرصہ تین سال ہے بشرطیکہ ان کی کارکردگی تسلی بخش ہو۔

MS/DOH کے عرصہ تعیناتی کی وضاحت نہیں کی گئی یہ اُن کی کارکردگی سے مشروط ہے۔
(یہ ایک سے پانچ سال پر محیط ہو سکتا ہے)

(د) اس وقت مذکورہ پوسٹوں پر کوئی بھی آفیسر زائد المیعاد تعینات نہ ہے۔

## سیالکوٹ میں ہسپتال اور مراکز صحت
## کے ادارے اوران میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9146: **چودھری محمد اکرام**: کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سیالکوٹ شہر میں کون کون سے ہسپتال اور مراکز صحت کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں کس کس گریڈ اور عہدہ کی خالی ہیں؟

(ج) ان میں کون کون سی طبی مشینری موجود ہے اور کس کس مشینری کی ضرورت ہے؟

(د) ان میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں؟

(ہ) ان میں کون کون سی ادویات مریضوں کو فراہم کی جاتی ہیں؟

(و) حکومت ان کی تمام ضروریات کب تک پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

**وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):**

(الف) سیالکوٹ شہر میں دو ٹیچنگ ہسپتال

(۱) علامہ اقبال میموریل ٹیچنگ ہسپتال اور

(۲) گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال اور 2 سٹی ڈسپنسریاں

(1) خواجہ صفدر سٹی ڈسپنسری رنگ پورہ سیالکوٹ

(2) گورنمنٹ سٹی ڈسپنسری پریم نگر سیالکوٹ اور

(8) زچہ بچہ سنٹر کام کررہے ہیں

(1) محلہ اسلام آباد سٹی سیالکوٹ

(2) محلہ دھاروو ال سٹی سیالکوٹ

(3) محلہ پورہ ھیوہ سٹی سیالکوٹ

(4) محلہ بجلی گھر سٹی سیالکوٹ

(5) محلہ شجاع آباد سٹی سیالکوٹ

(6) محلہ واٹر ورکس سٹی سیالکوٹ

(7) محلہ ماڈل ٹاؤن سٹی سیالکوٹ

(8) محلہ فتح گوھ سٹی سیالکوٹ

(ب) خواجہ صفدر سٹی ڈسپنسری رنگ پورہ میں ایک میڈیکل آفیسر سکیل نمبر 17 کی پوسٹ خالی ہے ۔

(ج) یہاں دو سٹی ڈسپنسریز اور آٹھ زچہ بچہ سنٹرز ہیں ان میں آوٹ ڈور مریض دیکھے جاتے ہیں اور یہاں بھی طبی مشینری کی ضرورت نہ ہے۔

(د) دونوں ڈسپنسریز میں روزانہ اوسطاً (30-40) مریض آوٹ ڈور میں آتے ہیں اور زچہ بچہ سنٹر میں روزانہ اوسطاً (10-15) مریض آتے ہیں ان میں indoor کی سہولت موجود نہ ہے۔

(ہ) MCH سنٹرز میں مندرجہ ذیل ادویات دی جاتی ہیں۔

Synto Drips, Methergen, Transamine, Branula, Syp. PCM, Brufen, Tab. Flagyl, Voltral, PCM, Cotton Roll, Inj. Diclo, Tab. Iron/Folic, Tab/Inj Maxolon, Tab. Aldomet, Vaginal Cream, Delivery Kits, Gloves, Inj. Nospa, Kleen Enema, Dettol, Pyodine,

سٹی ڈسپنسریوں میں مندرجہ بالا ادویات کے علاوہ مندرجہ ذیل ادویات بھی دی جاتی ہیں۔

Antibiotic, Anti-malarial, Anti Allergic, Inj. Pain Killer, Tab Pain-Killer, Antipyretic, ORS, IV Infusion, Gauze, Cotton Bandage, D/Syringes, Antiseptics, Pyodine, IV Cannula Z, /C Medicine .

(و) ان ڈسپنسریوں اور زچہ بچہ سنٹروں کی تقریباً تمام ضروریات ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی سیالکوٹ سے پوری ہو رہی ہیں۔

## ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہسپتالوں میں
## کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*9187: جناب عبد القدیر علوی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر کے ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو میں پروفیشنلز کے علاوہ کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز کی بنیاد پر مختلف گریڈ اور سکیل میں ملازمین کی بھرتی کی ہے؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہسپتالوں میں کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں ان اسامیوں پر پہلے سے موجود افراد کی موجودگی میں ان کا تصرف اور ذمہ داریاں کیا ہوں گی اور ان بھرتیوں کے نتیجے میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کو ان ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ کتنی ادائیگی کرنا پڑے گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرہ اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کمالیہ میں ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کی گئی ہے۔

(ب)

- ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعداد 35 ہے اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ خرچہ مبلغ۔/70,30,800 روپے ہے اور کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعداد 75 ہے اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ خرچہ 1,57,80,000 روپے ہے۔
- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرہ میں ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعداد گیارہ اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ خرچہ مبلغ۔/2,13,480 روپے ہے۔ اور کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعداد 6 ہے اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ خرچہ 12,93,852 روپے ہے۔
- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کمالیہ میں ڈیلی ویجز کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعداد 15 اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ خرچہ مبلغ۔/2,73,475 روپے ہے۔ اور کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعداد 15 ہے اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ خرچہ 32,82,000 روپے ہے۔

## سرکاری ہسپتالوں کے کام اور نظام میں بہتری لانے کے لئے
## مانیٹرنگ کونسلز سے متعلقہ تفصیلات

*9188: **جناب عبدالقدیر علوی:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سرکاری ہسپتالوں کے کام اور نظام میں بہتری لانے اور ڑے ٹوڈے مانیٹرنگ کے لئے ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیلتھ کونسلز قائم کی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کونسلز کو دیئے گئے مینڈیٹ کے مطابق نتائج حاصل کرنے کے لئے ہر ہسپتال کی سطح پر فنڈز فراہم کئے گئے ہیں اور اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور سرکاری ہسپتالوں کے نظام میں بہت بہتری آرہی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے اندر قائم سٹی ہسپتال کے لئے کوئی کونسل قائم نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی اس کو کسی ہیلتھ کونسل کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے جس کی وجہ سے شہر کے اس نہایت اہم ہسپتال کو دیگر ہسپتالوں کی طرح خصوصی فنڈز کی فراہمی نہیں ہو رہی ہے جس سے حکومت کے پروگرام کے مطابق عوام الناس کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم نہیں ہو رہی ہیں کیا حکومت اس کوتاہی کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

**وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):**

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے خادم اعلیٰ کی ہدایات پر ہسپتالوں کے کام اور نظام میں روزمرہ کی بنیاد پر ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ہیلتھ کونسلز کا نظام متعارف کروایا ہے تاکہ مریضوں کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کی جاسکیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہسپتالوں میں ہیلتھ کونسلز کے قیام کے بعد ان کے مینڈیٹ کے عین مطابق نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔ اور سرکاری ہسپتالوں کے نظام میں خاطر خواہ بہتری آرہی ہے۔

(ج) ہاں! یہ ٹھیک ہے کہ سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پہلے کوئی ہیلتھ کونسل قائم نہ کی گئی تھی لیکن حکومت پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ لاہور کے خط نمبری SO(B&A)1-48/2016 مورخہ 15۔مارچ 2017 کے تحت سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تفصیل منسلک (Annex: A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ضروریات ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ہیلتھ کونسل کے بجٹ سے پوری کی جا رہی ہیں لیکن اب سیکرٹری پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ لاہور کی ہدایات کے مطابق بذریعہ آفس آرڈر نمبر DHO(DHA)/6169 مورخہ 11۔جولائی 2017 تفصیل (Annex:B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی ہیلتھ کونسل قائم کر دی گئی ہے۔ اس کا اکاؤنٹ حبیب بنک لمیٹڈ گرین مارکیٹ برانچ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کھلوا دیا گیا ہے۔ جس کا اکاؤنٹ نمبر 08637943511703 ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ لاہور کو بذریعہ لیٹر نمبر 14390/CEO/DHA مورخہ 11۔ جولائی 2017 گزارش بھی کر دی گئی ہے تفصیل (Annex:C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ہیلتھ کونسل کی منظوری اور بجٹ کی منظوری پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ لاہور میں زیرِ کارروائی ہے اور آخری مراحل میں ہے۔

## محکمہ صحت میں حکماء کے سروس رولز سے متعلقہ تفصیلات

*9280: چودھری طارق سبحانی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت میں ہومیوپیتھک کے ڈاکٹروں کے سروس رولز بن چکے ہیں جبکہ طب یونانی کے حکماء کے سروس رولز ابھی تک نہ بنے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ صحت کب تک حکماء کے لئے سروس رولز بنائے گا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ صحت میں ہومیوپیتھک کے ڈاکٹروں کے سروس رولز بن چکے ہیں جبکہ طب یونانی کے حکماء کے سروس رولز ابھی تک نہ بنے ہیں۔

(ب) حکماء کے سروس رولز کے لئے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ میں ابھی پیشرفت ہونا باقی ہے۔

## غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

### ڈی ایچ کیو ہسپتال لودھراں کا قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور سے الحاق اور دیگر تفصیلات

286: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لودھراں کو قائد اعظم میڈیکل کالج کے ساتھ attach کرنے کا درست اقدام کیا، لودھراں کی عوام تحسین کرتے ہیں کیا اس سلسلہ میں باقاعدہ نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا ہے تو اس کی نقل ایوان کو فراہم فرمائیں؟

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال لودھراں میں پروفیسر / ایسوسی ایٹ پروفیسر / اسسٹنٹ پروفیسر، سینئر رجسٹرار / میڈیکل آفیسر، ہاؤس آفیسرز کی کتنی نئی اسامیاں منظور کی گئی ہیں اور کتنی اسامیوں پر تعیناتیاں عمل میں آچکی ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لودھراں کو قائداعظم میڈیکل کالج کے ساتھ attach کرنے کا درست اقدام کیا، لودھراں کی عوام تحسین کرتے ہیں اس سلسلہ میں باقاعدہ نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا ہے جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال لودھراں میں پروفیسر/ایسوسی ایٹ پروفیسر/اسسٹنٹ پروفیسر، سینئر رجسٹرار کی کوئی اسامی منظور نہ ہے تاہم میڈیکل آفیسرز کی 43 اسامیاں موجود ہیں جن میں 31 میڈیکل آفیسرز تعینات ہیں۔

## ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

811: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایم ایس، ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ نے ایک ایس او مورخہ 31-01-2015 کو محکمہ کو بھجوایا جس میں بتایا گیا کہ ڈسٹرکٹ چنیوٹ کے ضلعی ہسپتال میں مختلف شعبوں کے ڈاکٹروں کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا مطلوبہ اسامیوں پر بھرتیاں کر دی گئی ہیں اگر تاحال مطلوبہ بھرتیاں نہیں کی گئیں تو کب تک یہ بھرتیاں کر دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) حکومت پنجاب پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر مرحلہ وار تمام اسامیوں کو پُر کر رہی ہے سپیشلٹ ڈاکٹر اور جنرل ڈاکٹر کو special pay package کے تحت مختلف ہسپتالوں میں لگایا جا رہا ہے واک ان انٹرویو کا عمل بھی جاری ہے۔

## یونین کونسل تحصیل صادق آباد دیہہ بی ایچ یو کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

829: قاضی احمد سعید: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل صادق آباد دیہہ تحصیل صادق آباد میں بنیادی مرکز صحت موجود نہ ہے اور وہاں کے باسیوں کو دور دراز کے ہسپتالوں میں جانا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومتی پالیسی کے مطابق ہر یونین کونسل میں بنیادی مرکز صحت کا قیام ضروری ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ یونین کونسل میں بنیادی مرکز صحت کے قیام میں کون سا امر مانع ہے، نیز کب تک حکومت وہاں پر بی ایچ یو کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یونین کونسل صادق آباد شہر کے قریب ایک یا دو کلومیٹر پر مشتمل ہے جس میں ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور MCH سنٹر کام کر رہا ہے جو کہ اس علاقے کی عوام کے لئے کافی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) کیونکہ مذکورہ یونین کونسل شہر کے نزدیک واقع ہے اس لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی تجویز نہ ہے۔

## ساہیوال: پی پی۔222 میں ڈسپنسریوں کی تعداد و متعلقہ تفصیل

904: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222 ساہیوال میں کتنی ڈسپنسریاں مقامی حکومت کے تحت چل رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ ڈسپنسریوں میں علاج کے لئے مریضوں کو کون کون سی سہولتیں دی جاتی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان ڈسپنسریوں میں ڈاکٹروں اور ملازمین کی تعداد بہت کم ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ڈاکٹرز اور ملازمین کی تعداد کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ضلع ساہیوال پی پی-222 میں تین ڈسپنسریاں مقامی حکومت کے تحت چل رہی ہیں۔سیدن شاہ۔ محمد پور ڈسپنسری اور چک نمبر L-109/9-C ڈسپنسری۔

(ب) مذکورہ ڈسپنسریوں میں مریضوں کے علاج کے لئے شعبہ بیرونی مریضاں کی سہولت موجود ہے۔

(ج) یہ ڈسپنسریاں PRSP اتھارٹی کے ماتحت کام کر رہی ہیں۔ان ڈسپنسریوں پر ڈاکٹر اور ملازمین PRPS اتھارٹی تعینات کرتی ہے۔ڈسپنسری محمد پور میں ڈسپنسر کی اسامی خالی ہے جبکہ میڈیکل ٹیکنیشن،ذوالفقار علی۔دائی، فرزانہ کوثر۔سویپر ، زاہد بشیر۔واٹر کیریئر، پرویز علی۔چوکیدار منظور قادر کام کررہے ہیں۔ چک نمبر L-109/9C ڈسپنسری میں میڈیکل آفیسر اور مڈوائف کی اسامیا ں خالی ہیں جبکہ ڈسپنسر محمد رمضان،نائب قاصد، محمد بلال۔چوکیدار،مشتاق احمد۔ سینٹری ورکر، محمد سلیم کام کررہے ہیں اور سیدن شاہ میں میڈیکل آفیسر اور دائی کی اسامیاں خالی ہیں جبکہ ڈسپنسر ،عامر سہیل۔سویپر،اکرم۔ واٹر کیریئر،جبران علی،چوکیدار محمد اکرم کام کررہے ہیں۔

(د) ڈسپنسری محمد پور میں ڈاکٹر کی تعیناتی PRSP اتھارٹی کی ذمہ داری ہے اور PRSP اتھارٹی کو ہدایات کردی گئی ہیں کہ خالی اسامیاں پُر کی جائیں۔

## لیب اٹنڈنٹ کے سروس سٹرکچر سے متعلقہ تفصیلات

928: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت میں لیب اٹنڈنٹ کی اسامی پر تعیناتی کے لئے تعلیمی قابلیت میٹرک سائنس ہونا لازمی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لیب اٹنڈنٹ کی اسامی پر بھرتی ہونے والے ملازمین جس گریڈ میں بھرتی ہوتے ہیں اسی گریڈ میں سروس سٹرکچر نہ ہونے کی بناء پر ریٹائر ہوجاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری محکمہ جات میں نائب قاصد جو میٹرک پاس ہوتے ہیں ان کا سروس سٹرکچر موجود ہے مگر لیب اٹنڈنٹ کا سروس سٹرکچر نہیں بنایا جارہا، کیا حکومت لیب اٹنڈنٹ کا سروس سٹرکچر تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) درست ہے۔

پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پیرامیڈیکل اسٹیبلشمنٹ سروس رولز 2003 کے مطابق میٹرک مع سائنس منظور شدہ بورڈ سے پاس ہونا ضروری ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ لیٹر مورخہ 21- جون 2017 کے مطابق گورنمنٹ ملازمین سکیل نمبر 1 تا 4 جن کا پروموشن چینل نہ ہے ان کو ٹائم سکیل پروموشن دے دی گئی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی ہے چونکہ لیب اٹنڈنٹ کا بھی پروموشن چینل نہ ہے ان کو بھی ٹائم سکیل پروموشن ہر آٹھ سال بعد دی جاتی ہے۔

(ج) ہاں! یہ درست ہے کہ نائب قاصد کا سروس سٹرکچر موجود ہے ان کی پروموشن سنیارٹی کم فٹنس کے لحاظ سے بطور دفتری بی ایس۔4 میں کی جاتی ہے۔

گورنمنٹ آف دی پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ نے تمام ملازمین گریڈ 1 سے 16 تک (بشمول لیب اٹنڈنٹ) جن کا سروس سٹرکچر نہ ہے ان کے لئے ہر آٹھ سال بعد اگلے سکیل میں ٹائم سکیل پروموشن کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہوا ہے تاکہ ان کی اگلے سکیل میں پروموشن ہو، کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

## بہاولنگر: ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیوز ہسپتالوں کو فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

971: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر ڈی ایچ کیو ہسپتال اور تمام ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے ان کی سال وار ڈسٹرکٹ اور ہر تحصیل کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل فراہم کریں؟

(ب) یہ فنڈز کن کن مد میں استعمال کئے گئے، ہسپتال وار سال وار علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مستحق مریضوں کو مفت ادویات اور طبی ٹیسٹ ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو سال 2010 کتنے خرچ کئے گئے، سال وار ضلع اور ہر تحصیل وار علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل فراہم کریں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

## بہاولنگر: بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں خالی اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

973: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں بی ایچ یو اور آر ایچ سی کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) مذکورہ بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں کتنے ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز و دیگر سٹاف کی کتنی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(د) مذکورہ بی ایچ یو اور آر ایچ سی سے کتنی رقم کی ادویات 14-2013 اور 15-2014 دو سالوں میں دی گئیں، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں 14 بی ایچ یوز اور 2 آر ایچ سی ہیں۔

(ب) آر ایچ سی کھچی والہ میں دو ڈاکٹرز تعینات ہیں۔

آر ایچ سی مروٹ میں دو ڈاکٹرز تعینات ہیں۔

بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز کی تعیناتی محکمہ صحت کی طرف سے ہوتی رہتی ہے اور مزید ڈاکٹرز اپنے بہتر مستقبل کے لئے ٹیچنگ ہسپتال میں تبادلہ کرواتے رہتے ہیں۔

(ج) تحصیل فورٹ عباس میں 14 بی ایچ یوز ہیں اور ان کو دی گئی ادویات کی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

| | |
|---|---|
| سال 14-2013 | -/45,20,000 روپے |
| سال 15-2014 | -/56,00,000 روپے |

(د) تحصیل فورٹ عباس میں 2 آر ایچ سیز ہیں اور ان کو دی گئی ادویات کی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

| | |
|---|---|
| سال 14-2013 | -/15,00000 روپے |
| سال 15-2014 | -/18,00000 روپے |

## بہاولنگر: تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فورٹ عباس میں گائنی اور چلڈرن وارڈز سے متعلقہ تفصیلات

975: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فورٹ عباس میں گائنی اور چلڈرن وارڈ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں گائناکالوجسٹ اور دیگر شعبہ جات میں ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) کیا حکومت خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فورٹ عباس میں گائنی اور چلڈرن وارڈز موجود ہیں۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فورٹ عباس شعبہ گائنی موجود ہے اور چار درج ذیل لیڈی ڈاکٹرز 24/7 کام کرتی ہیں اور عوام کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔

۱۔ ڈاکٹر صبغہ انم۔ ۲۔ ڈاکٹر عائشہ اشفاق

۳۔ ڈاکٹر ازکا حلیم ۴۔ ڈاکٹر ایمن فاطمہ

(ج) یہ کہ گورنمنٹ آف دی پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ڈاکٹروں اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بھرتی واک ان انٹرویو کے ذریعے ہر جمعرات کو جاری ہے اور حکومت جلد از جلد ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

## راجن پور میں کارڈیالوجی سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

990: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور میں امراض قلب کے علاج معالجہ کی سہولت نہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت راجن پور میں کارڈیالوجی سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) ابھی تک ضلع راجن پور میں امراض قلب کے علاج معالجہ کی سہولت موجود نہ ہے تاہم ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راجن پور میں ایک کارڈیالوجسٹ تعینات ہے جو کہ اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

(ب) ضلع راجن پور کے ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں حال ہی میں ایک کارڈیک سنٹر کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور بلڈنگ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے ہو چکی ہے۔ عملہ کی تعیناتی و دیگر مراحل کا کام جاری ہے۔

## میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ گجرات کی ایکسرے مشین شفٹ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1273: میاں طارق محمود: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ گجرات میں واقع سرکاری میٹرنٹی سنٹر میں جو ایکسرے مشین تھی اس کو وہاں سے شفٹ کر کے ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات میں نصب کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سنٹر میں یہ واحد ایکسرے مشین تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اس علاقہ کا واحد میٹرنٹی سنٹر ہے جو کہ ایک لاکھ سے زائد کی آبادی کو سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

(د) اس کی ایکسرے مشین کو یہاں سے شفٹ کرنے کی وجوہات کیا ہیں، کیا حکومت اس ایکسرے مشین کو واپس اس میٹرنٹی سنٹر میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس علاقہ کا یہ واحد گورنمنٹ ہسپتال ہے لیکن گورنمنٹ سول ہسپتال ڈنگہ اور رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ میں بھی زچہ و بچہ کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(د) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات کی ڈیمانڈ پر اور ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر گجرات کے حکم کے تحت مورخہ 14-11-2015 کو ایکسرے مشین ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات شفٹ کر دی گئی کیونکہ ایکسرے مشین ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات کی ملکیت تھی جو مورخہ 12-05-2012 کو عارضی طور پر ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات سے لی گئی تھی۔

گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ کے لئے محکمہ صحت گجرات نے نئی ایکسرے مشین مورخہ 09-08-2016 کو خریدی جو مورخہ 26-09-2016 کو نصب کر دی گئی تھی، جو کہ مریضوں کو ایکسرے کی سہولت فراہم کر رہی ہے۔

لاہور: گورنمنٹ شجاع گائنی اور Eyes ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

1301: محترمہ شازیہ کامران: کیاوزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔141، این اے۔119 لاہور میں گورنمنٹ شجاع گائنی اور Eyes ہسپتال لاہور کی بلڈنگ بنے ہوئے دو سال گزر چکے ہیں، اس میں ضروری مشینری بھی موجود ہے مگر اس ہسپتال میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف تعینات نہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ہسپتال بند پڑا ہے اس پر خرچ کردہ فنڈز بھی ضائع ہو رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس ہسپتال کو چالو کرنے کے لئے یہاں پر ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف جلد از جلد تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) چیف ایگزیکٹو آفیسر، ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی لاہور کے ماتحت پی پی۔141، این اے 119 میں گورنمنٹ شجاع گائنی اور Eye نام کا کوئی بھی ہسپتال موجود نہ ہے البتہ اس حلقے میں سوامی نگر آئی ہسپتال اور گائنی نام کا ہسپتال موجود ہے اور اس ہسپتال میں ضرورت کے مطابق مشینری ڈاکٹر اور دیگر سٹاف تعینات ہے۔ یہ ہسپتال فنکشنل بھی ہے اور یہ ہسپتال صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ب) ایضاً

## سرگودھا: یونین کونسل 81 چک نمبر 34 شمالی میں بی ایچ یو کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

1391: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق ہر یونین کونسل میں بی ایچ یو کا قیام ضروری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے برعکس یونین کونسل نمبر 81 چک 34 شمالی تحصیل وضلع سرگودھا اس سہولیات سے محروم ہے؟

(ج) کیا حکومت چک نمبر 34 شمالی سرگودھا میں بی ایچ یو قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو بجٹ 17-2016 میں اس کے لئے فنڈز رکھے جائیں گے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) چک نمبر 34 شمالی یونین کونسل نمبر 108 میں واقع ہے۔ اس یونین کونسل نمبر 108 چک نمبر 36 شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا میں پہلے ہی بی ایچ یو قائم ہے جو کہ متعلقہ یونین کونسل میں طبی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ج) اس یونین کونسل نمبر 108 چک نمبر 36 شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا میں پہلے ہی بی ایچ یو قائم ہے اس لئے حکومت پنجاب اس یونین کونسل میں دوسرا بی ایچ یو چک نمبر 34 شمالی میں بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی اور نہ ہی مالی سال 17-2016 کے بجٹ میں اس کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

## سرگودھا: بی ایچ یو چک نمبر 34 جنوبی کے ملازمین کو میڈیکل الاؤنس کی ادائیگی

1440: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو و دیگر ہسپتالوں میں تعینات ملازمین کو تنخواہ کے علاوہ میڈیکل الاؤنس دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بی ایچ یو چک نمبر 34 جنوبی سرگودھا کے سینٹری ورکرز کو میڈیکل الاؤنس سے محروم رکھا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت بی ایچ یو چک نمبر 34 جنوبی میں تعینات سینٹری ورکرز کو میڈیکل الاؤنس ادا کرنے کو تیار ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے تمام بی ایچ یو اور دیگر ہسپتالوں میں تعینات ملازمین کو تنخواہ کے علاوہ میڈیکل الاؤنس دیا جارہا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ بی ایچ یو چک نمبر 34 جنوبی سرگودھا کے سینٹری ورکر محمد الیاس کو میڈیکل الاؤنس سے محروم رکھا جارہا ہے۔

(ج) محمد الیاس سینٹری ورکر بی ایچ یو چک نمبر 34 جنوبی کی ماہانہ تنخواہ کی سلپ ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

## گورنمنٹ میاں میر ہسپتال لاہور کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

1450: جناب محمد شعیب صدیقی: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ میاں میر ہسپتال کا کل رقبہ کتنا ہے اور کیا یہ رقبہ محکمہ صحت حکومت پنجاب کے نام ہے؟

(ب) کیا محکمہ صحت نے مذکورہ ہسپتال کا رقبہ کسی دوسرے محکمہ کو دیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کن قوانین کے تحت کتنا رقبہ کس محکمہ کو دیا گیا ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گورنمنٹ میاں میر ہسپتال لاہور کا کل رقبہ 28 کنال پر مشتمل ہے۔ محکمہ اوقاف نے 33 سال لیز پر محکمہ صحت کو دیا ہے۔

(ب) اس رقبہ پر 130 بیڈ کا ہسپتال کام کر رہا ہے اور یہ رقبہ محکمہ صحت نے کسی کو نہیں دیا ہے۔

## سول ہسپتال ڈسکہ (سیالکوٹ) میں مزید آپریشن تھیٹر بنانے کے لئے اقدامات

1458: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ میں کتنے آپریشن تھیٹر کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس ہسپتال میں مزید آپریشن تھیٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ میں دو آپریشن تھیٹر کام کر رہے ہیں۔

(ب) جی ہاں! گائنی کے لئے علیحدہ آپریشن تھیٹر کے لئے گورنمنٹ کو تحریر کیا جا چکا ہے۔

## سول ہسپتال ڈسکہ کو ادویات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1459: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ کو سال 14-2013، 15-2014 اور 16-2015 میں کتنی رقم کی ادویات مہیا کی گئیں؟

(ب) کیا حکومت ادویات کی مد میں رقم بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کتنے فیصد؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) سول ہسپتال ڈسکہ میں فراہم کی گئی ادویات کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | سال | بجٹ |
|---|---|---|
| 1- | 2013-14 | 9987326/- روپے |
| 2- | 2014-15 | 11944720/- روپے |
| 3- | 2015-16 | 22451824/- روپے |

(ب) جی ہاں! حکومت نے ادویات کی مد میں پہلے کی نسبت 25 فیصد رقم بڑھائی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس کے بارے میں اب بات نہیں ہوگی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب اور محکمہ کے سیکرٹری بھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

## پوائنٹ آف آرڈر

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہی بات کر رہا ہوں۔ پچھلے ہفتے میں نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ایک گزارش کی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کی بات ذرا غور سے سنیں۔

## نشتر میڈیکل یونیورسٹی ملتان میں وینٹی لیٹرز خراب ہونے کی وجہ سے متعدد مریض جاں بحق

(۔۔۔جاری)

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جب میں نے بات کی تھی تو اُس وقت سندھو صاحب موجود تھے۔ اب میں آپ کے توسط سے خواجہ عمران نذیر اور سیکرٹری ہیلتھ سے مخاطب ہوں کہ پچھلے ماہ 27,28 اور 29 تاریخ کو میں ایک مریض کو دیکھنے کے لئے نشتر ہسپتال ملتان گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ نشتر ہسپتال ایشیا کا سب سے بڑا ہسپتال ہے بلکہ تقریباً پورا بلوچستان، آدھا خیبر پختونخوا اور جنوبی پنجاب کا وہ واحد ہسپتال ہے۔ ابھی یہاں ventilators کی بات ہو رہی تھی تو مجھے نشتر ہسپتال میں یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ اس ہسپتال میں 38 beds ہیں جن پر ventilators موجود ہیں اور اُن میں سے آٹھ خراب تھے۔ میرے سامنے دو دنوں میں دو casualties ہوئی ہیں اور اُس دن میں نے اُن کا نام بھی لیا تھا کہ ایک مصطفیٰ ولد خیر محمد اور دوسرا اعجاز حسین شاہ ہے۔ یہ پچھلے ماہ کی 27,28 اور 29 تاریخ کی بات ہے۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر اور سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ خدارا اس ہسپتال میں ventilators کی تعداد بڑھائی جائے کیونکہ آدھا ملک نشتر ہسپتال ملتان آتا ہے۔ آپ ان سے کہیں کہ kindly وہاں پر ventilators کی تعداد بڑھائیں۔ شکریہ

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ نشتر ہسپتال محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی jurisdiction میں آتا ہے البتہ میں اور سلمان رفیق صاحب اکٹھے ہی کام کرتے ہیں تو میرے علم کے مطابق انہوں نے ventilators کی اچھی خاصی تعداد کی procurement کا process شروع کر دیا ہوا ہے اور عنقریب وہ وافر مقدار میں ventilators provide کر دیں گے۔ میں ان کا message ابھی تھوڑی دیر بعد منسٹر اور سیکرٹری سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کو convey کر دوں گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں اور مجھے کسی اور کو بھی ٹائم دینے دیں لیکن یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ کافی ٹائم سے ہو رہا ہے جس کی میں نے پہلے بھی نشاندہی کی تھی کہ میرے سوالات un-starred میں آ جاتے ہیں۔ میرا دو سال بعد محکمہ ہیلتھ کے حوالے سے سوال آیا ہے اور اس کے نیچے بھی لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس کی کیا وجہ ہے کیونکہ یہ بڑے اہم سوالات تھے؟

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ اس کو note کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرے سوال کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جس سوال کا جواب نہیں آیا وہ pending کر دیتے ہیں۔ محترمہ راحیلہ انور مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔

## کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، بڑا افسوس ہے۔ انہوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

**جناب سپیکر:** گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا بیس منٹ کے لئے ایوان ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

**جناب سپیکر:** جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 19۔ ستمبر 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

---